

حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

- نام کتاب : کتاب وسنت غیروں کی نظر میں
مؤلف و مصنف : مجاہد ملت مولانا محمد عبدالخامد قادری بدایونی علیہ الرحمہ
اشاعت دوم : دسمبر 2002ء
پاہتمام : صاحبزادہ جناب محمد زاہد قادری
ناشر : صاحبزادہ شاہد عامر قادری ابن محمد عابد قادری (مرحوم)
نمبرہ (پوتا) مولانا محمد عبدالخامد قادری بدایونی علیہ الرحمہ
IV، بی 5/9، ناظم آباد کراچی۔ فون: 6689118

الوقف للہ تعالیٰ

WWW.NAFSEISLAM.COM

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۳۶	مشرقا مشنگن ارونگ	۴۸
۳۷	مشرقا گس ڈاڈ	۴۹
۳۹	مشرقا نیل	۵۰
۳۹		۵۱
۴۰	مشرقا مین	۵۲
۴۳	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۵۳
۴۳	مشرقا برنوٹ۔	۵۴
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۵۵
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۵۶
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۵۷
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۵۸
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۵۹
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۶۰
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۶۱
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۶۲
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۶۳
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۶۴
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۶۵
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۶۶
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۶۷
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۶۸
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۶۹
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۷۰
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۷۱
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۷۲
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۷۳
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۷۴
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۷۵
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۷۶
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۷۷
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۷۸
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۷۹
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۸۰
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۸۱
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۸۲
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۸۳
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۸۴
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۸۵
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۸۶
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۸۷
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۸۸
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۸۹
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۹۰
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۹۱
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۹۲
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۹۳
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۹۴
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۹۵
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۹۶
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۹۷
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۹۸
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۹۹
۴۵	ڈاکٹر جارجس ایسوی۔	۱۰۰

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۵۰	جوزف میکاپ مصنف ریشٹلٹ انسائیکلو پیڈیا۔	۶۳
۵۲	ڈاکٹر ڈیو آرتھر	۶۴
۵۳	ڈاکٹر لو تھمر	۶۵
۵۳	کانہ جی جی	۶۶
۵۲	پرو خیر و گوپی سہلے فراق ایم اے	۶۷
۵۲	پنڈت ہر دے پر شاد	۶۸
۵۲	بھگت راؤ ایدو کیٹ	۶۹
۵۵	پنڈت سیٹا دھاری	۷۰
۵۵	ہریم جیس رائے بی اے	۷۱
۵۶	بابو جگل کشور بی اے ایل ایل بی۔	۷۲
۵۶	"	۷۳
۵۶	"	۷۴
۵۷	پنڈت وشو نرائن	۷۵
۵۷	لالہ سردار بھل	۷۶
۵۷	لالہ لاجپت رائے	۷۷
۵۸	پنڈت دو بیکا سنگھ سیلون نواسی	۷۸
۵۹	راما راؤ بی اے ایل ایل بی۔	۷۹

فہرست مضامین کتاب سنت

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۱۱	از حضرت مؤلف مدظلہ	۱ تجہید
۱۲		۲ قرآن کریم اور اس کے قوانین پر پوری
		کے افکار و خیالات
۱۵		۳ ڈاکٹر واڈویل
۱۵	ڈاکٹر مشر	۴ قرآن حق کا بھٹا اٹانا ہے
۱۵	موسیٰ سعید پور	۵ قرآن کے اصول فلسفہ و حکمت پر قائم ہیں
۱۶	برٹش انسائیکلو پیڈیا	۶ قرآنی احکام عقل و حکمت کے مطابق ہیں
۱۶	جان ڈیون پورٹ	۷ قرآنی دستور مکمل ہے۔
		۸ قرآن نے دنیا کو طوم و لہزون سکھائے
۱۷	مشراہین ہالین پول	۹ وحی و کتب پر ہرگز مبتدا دیا۔
		۱۰ قرآن ایسی مکمل کتب ہے جس میں مثنوی
۱۷	پروفیسر ہربرٹ وائل	زندگی کی ہر شاخ کے لئے ہدایات ہیں۔
۱۸	ڈاکٹر پورس	۱۱ قرآن نزل کے قوانین کی انسائیکلو پیڈیا ہے
		۱۲ علوم و تکنیات طلب ہر معنی فلسفہ
۱۹	پروفیسر فریڈرٹ	قرآن نے سکھائے۔
		۱۳ قرآن ایک لازوال معجزہ ہے۔
۲۰	ڈاکٹر سہیل	مردوں کو زندہ کرتا ہے۔
		۱۴ قرآن کے مضامین ہمہ گیر اور ہر زمانہ کے
۲۱	ڈاکٹر سمویٰ جانسن	نئے نوزد ہیں۔

صفحہ	مضمون	نمبر
۲۰	قرآن علوم طبعی سے موافقت رکھتا اور گسٹویاں	۱۴
۲۰	پاپورٹ انسٹیکو پیڈیا	۱۵
۲۱	مطرح ٹامس کارلائل	۱۶
۲۱	برٹش انسٹیکو پیڈیا	۱۷
	مشر وائل مصنف ہٹری	۱۸
۲۲	آفت اسلامک پیرل	۱۹
۲۳	ڈاکٹر ایرک ٹیلر	۲۰
۲۴	ایڈورڈ ڈیگن	۲۱
۲۴	سوسو اوچی بلاطل	۲۲
۲۴		۲۳
۲۴	برنہ فیروز و بکا داس	۲۴
۲۵	دارالامینت ولسے	۲۵
۲۵	برنہ فیروز شافعی ایم بی اے	۲۶
۲۵	گرڈنا کنگ بی	۲۷
۲۶	فیروز شاہ ایم ایچ اے سی	۲۸
۲۶	ازموتف	۲۹
۲۷	ازموتف	۳۰
۲۹	مہر آرمز کلین مورٹ	۳۱
۳۹	کلن انشا پرند از مشر کونٹ یوٹا سنائی	

صفحہ	مضمون	نمبر
۳۰	مرویم میو	۳۲
۳۱	ڈاکٹر مارگریٹوس	۳۳
۳۱	ڈاکٹر جی ایلو بیزو	۳۴
۳۱	ڈاکٹر آئی اے فریمن	۳۵
۳۱	مشرنگین	۳۶
۳۲	"	۳۷
۳۲	مشر میو او جین کلو فل	۳۸
۳۲	ڈاکٹر اینڈر ڈوسٹ	۳۹
۳۳	مرویم میو	۴۰
۳۳	"	۴۱
۳۳	آرتھر گلین ایم فے	۴۲
۳۳	اشیڈیلی لین ہول	۴۳
۳۵	مشر کلاڈک	۴۴
۳۵	آرٹھٹیکل جرنی	۴۵
۳۵	پروفیسر ادس	۴۶
۳۵	مشر گیشٹربیان	۴۷

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۳۹	مشرقا شننگن اردنگ	۴۸ آپ کی سیرت بے مثال تھی
۳۷	مشرقا کس ڈاڈ	۴۹ آپ کی سیرت کی خصوصیات
۳۹	مشرقا نیل	۵۰ آپ کی رسالت میں کوئی شبہ نہیں
۳۹		۵۱ نوٹ موقوف
۴۰	مشرقا مین	۵۲ آپ کا نصب العین انتہائی بلند ہے
۴۳	ڈاکٹر چارلس ایسوی	۵۳ آپ کے کلامے
۴۳	مشرقا ڈبر فوٹ	۵۴ یورپ کی نشاطِ ثانیہ عربوں کے
		اثر کی راہ میں مختص ہے۔
۴۵	فرانسیسی مشرقی ایڈورڈ مونٹیٹ	۵۵ عرب نہ ہوتے تو یورپ کی تہذیب
		وجود میں نہ آتی۔
۴۵		۵۶ اسلامی عقائد عقل کی اساس پر
		قائم ہیں۔
۴۶	مشرقا رائے	۵۷ اسلام کی بدولت یورپ
		تہذیب جدید کا قاعدہ بنا۔
۴۷	سر تھامس آرمیٹ	۵۸ تبلیغ نہ ہوتے کے باوجود اسلام کی
		ترقی کے اسباب۔
۴۷	۳۵۸	۵۹ اسلامی عبادات میں سادگی
		۶۰ مسلمانوں کی عبادات و مساجد کا
۴۸	ارنست ہیکل فلسفی سائنس دان	قلوب پر اثر۔
۴۹	مشرقا برمن سیاسی مفکر	۶۱ اسلام نے جس توہید کا سبق دیا
۵۰	ایچ بی ولینز	اس کی مثال نہیں ملتی
		۶۲ مسلمان خود کو خدا کے حوالے کر لے
		انسانیت کے لئے بہترین تعلیم۔

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۵۰	جوزف میکاب معنیف ریشنٹ انسائیکلو پیڈیا۔	۶۳
	اسلام ہی وہ دین ہے جو عقل سے ربط	۶۴
۵۲	ڈاکٹر ڈبلیو آر تھر	۶۵
۵۳	ڈاکٹر لو تھر	۶۶
	رب خدا دار اوصاف کے حامل تھے۔	۶۷
	میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی	۶۸
۵۳	گاہ جی جی	۶۹
۵۲	بروخیسر و گویچی سہلئے زاق ایم اے	۷۰
۵۲	پنڈت ہر دے پر شاد	۷۱
	آپ اپنے زمانہ کے بہت بڑے پیغمبر تھے	۷۲
	دوسرے نبی روحانی بادشاہ تھے اور	۷۳
۵۴	بھگت راؤ ایدو کیٹ	۷۴
۵۵	پنڈت سیٹا دھاری	۷۵
۵۵	ہریم میں رائے بی اے	۷۶
۵۶	بابو گل کشور بی اے ایل ایل بی۔	۷۷
۵۶	"	۷۸
۵۶	"	۷۹
	آپ کی سیرت پر اعتبار سے سبق آموز ہے	۸۰
	آپ نے دولت پاکر بھی پیش نہیں کیا۔	۸۱
	آپ کا فیض ہر گوشے میں پہنچا غلاموں کے حقوق	۸۲
	عورتوں کا درجہ بلند کر دیا	۸۳
	توہمات کا قلع قمع کر دیا۔	۸۴
	آپ کی زندگی کا مقصد موت و حیات	۸۵
۵۷	پنڈت دشو زان	۸۶
۵۷	لالہ سردار لعل	۸۷
۵۷	لالہ لاجپت رائے	۸۸
۵۸	پنڈت دوپکا سندھیا سیلون پواسی	۸۹
۵۹	راما راؤ بی اے ایل ایل بی۔	۹۰
	اسلام کے مول پرمل کر نیسے بی بیامیں میں مصل سنا	۹۱

صفحہ	مضمون	نمبر
۵۹	پیغمبر اسلام نے دنیا کے علی کارناموں کو کہیں سے کہیں پہنچایا۔	۸۰
۵۹	آپ کی وطن پرستی	۸۱
۶۰	دینی زندگی دنیوی عظمت و تہذیب کا گڑھ ہے	۸۲
	رحمۃ اللطیف کے احسانات کے احسانات کو	۸۳
۶۱	سکھانے کا سہرا آپ کے سر پر۔	۸۴
	جمہوریت و مساوات و اخوت کا سبق	۸۵
۶۱	پیغمبر اسلام نے سکھایا۔	۸۶
	عالمگیر اخوت کا درس سب سے پہلے	۸۷
۶۱	اسلام نے دیا۔	۸۸
	رسولِ حلی کی تسلیم نے عربوں کو سب سے	۸۹
۶۲	دنیا کا استاد بنا دیا۔	۹۰
	اعلیٰ اخلاق۔	۹۱
۶۲	ایں ایل بی۔	۹۲
	آپ کا ہر قول و عمل راستی کے سانچے	۹۳
۶۲	میں ڈھلا ہوا تھا۔	۹۴
	رسولِ کریم کی زندگی مزیاں میں ہے۔	۹۵
۶۲	حضور کی زندگی انسانیت کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے	۹۶
۶۳	ذاتِ پات کے بندہ میں ٹوٹ گئے۔	۹۷
۶۵	اسلام میں رنگ و نسل کا امتیاز نہیں	۹۸
	سہیل سی رائے ٹاٹ ڈی ایس سی	۹۹
۶۶	ایڈیٹر گپٹی لپک ڈی ایس سی	۱۰۰
۶۶	شرعی راج ویدیت گواہ و شہادہ	۱۰۱

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۶۷	پندت رام چند راؤ لکھیم پور کھیری یو پی اودھ۔	۹۲ اسلام نے عورت کا مرتبہ بلند کیا
۶۷	سوسٹیلہ بالی۔	۹۵ عورت پر حضور کے احسانات
۶۷	کلا دیوی بی اے بمبئی	۹۶ آپ روحانی پیشوا بھی تھے، اور جہلی کا نڈر بھی۔
۶۸	پرو فیسر رام دیو بی اے	۹۷ یہ غلط ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلے۔
۶۹	لارولم لال دوما قائم مقام ایڈیشننگ آفیسر دہلی	۹۸ اسلام تلوار کا نہیں امن کا پیغام ہے۔
۶۹	لارڈیش بندھو ایڈیشننگ آفیسر دہلی	۹۹ اسلام کی رواداری کی مثال نہیں ملتی۔
۷۰	مشتر بیو سہاگے بی اے۔	۱۰۰ اسلام نے امن و امان کے لئے پہلی قوت صرف کر ڈی۔
۷۰	سرسر جی ایم ایڈیشننگ آفیسر گوردیو پی۔	۱۰۱ سنی نوٹ انسان کے لئے اسلام سربا پے امتیاز ہے۔
۷۱	مشتر بیو سہاگے ایم اے برما	۱۰۲ رازہ، مثل و وضو کا فلسفہ
۷۲	بدھ بیکشپ مشرا اے اے اے اے اے علم الہیات کالج حیدرآباد	۱۰۳ پیغمبر اسلام کا ظہور بنی نوع انسان کے لئے رحمت تھا۔
۷۲	بوکب ٹرانسٹ ہدھو لیدر	۱۰۴ میں آپ کے کارناموں کی تحسین کرتا ہوں۔
۷۲	سودا جوند سنگھ جی۔	۱۰۵ حضور کو مکہ فضلا کا خراج عقیدت۔
۷۳	سردار رام سنگھ امرتسری۔	۱۰۶ آپ اعلیٰ درجہ کے رہنما اور مذہبی پیشوا تھے۔

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۷۳	آپ کی شخصیت تمام انصاف پسند غذا سب میں مقبول رہی ہے	۱۰-۷
۷۴	ازموتلف مذکورہ بالا بیانات سبق آموز ہیں دارالترجمہ کی ضرورت ادارہ تحقیقات میں ترجمہ کا کام	۱۰-۸
۷۷	ازموتلف صدر مملکت پاکستان کے دور میں اچھے کام	۱۰-۹

نفس اسلام

WWW.NAFSEISLAM.COM

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 وَلَا رَطْبَ وَلَا يَاسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ
 مُحَمَّدٌ عَلَى رَسُولٍ الْكَرِيمِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 قرآن مجید وہ صحیفہ قدرت ہے جو عالم انسانیت کی ہدایت کے لئے مکمل قانون
 کی شکل میں نازل ہوا۔ یہی نہیں کہ قرآن کریم نے ریگستان عرب کو ستور کر دیا بلکہ
 کمرۂ ارض کی ظلمت و تاریکی کو دور کر کے سائے زمانہ کو بقیۂ نور بنا دیا۔ قرآن کے
 نزول سے قبل دنیا میں ہر طرف باطل مسلط تھا، خدا پرستی کی جگہ بتوں کی
 پوجا ہو رہی تھی۔ بدکاریاں بے حیائیاں کھلے بندوں جاری تھیں۔ اخلاق ختم
 ہو چکے تھے وہ کون سا بدی تھی جو انسان نے اختیار نہ کر لی ہو۔ تمدن مسط
 پکا تھا انسان اپنے خالق کو بھول کر شیطان کے پھندے میں مبتلا ہو گیا تھا۔
 بندے اور خدا کا تعلق قطعاً فنا ہو گیا تھا۔ ایک بھی دین (ایسا نہ تھا جو اپنی
 اصلی صورت و حالت کے ساتھ باقی رہ گیا ہو۔

ان حالات میں ریگستان عرب سے نادان کی چوٹی سے عبد اللہ کے
 گھر سے کعبہ کے در و دیوار سے ایک ذاتِ اطہر و اکمل (صلی اللہ علیہ وسلم)
 نے نعمۂ توحید سنایا اور زمانہ کو دعوت دی کہ میں خدا کی ایک ایسی جامع کتاب
 لے کر مبعوث ہوا ہوں جو قیامت تک کے لئے اپنے اندر دستور حیات
 رکھتی ہے اور کوئی تر و خشک چیز ایسی نہیں ہے جو اس کتاب مجید میں
 موجود نہ ہو۔

توحید۔ خدا پرستی۔ حقیقت۔ بندہ اور خالق کا تعلق۔ اخلاقیات و
 عبادات۔ معاملات۔ حقوق العباد۔ مسائل وراثت۔ تجارت۔ کسب معاش۔
 تقسیم دولت و سرمایہ۔ امیر و غریب۔ حکومت و سلطنت۔ جمہوریت و سادات

عدل و انصاف۔ طریقہ حکمرانی۔ توازن فوجداری و مالی۔ علم تاریخ۔ علم ہیئت و فلکیات۔ علم نجوم۔ ریاضی۔ سائنس۔ تسخیر سموات و الارض۔ انشاء و قلم۔ علم البحر۔ علم الارض جیسے فنون کو قرآن حکیم روزمرہ کی زبان میں ادا فرما گیا۔ اور جس کی تفسیر و تفسیر ہادی عالم رحمت مجتہد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اقوال مبارکہ سیرت طیبہ سے فرمائی۔ مسلمانوں کے پاس قرآن و سنت کے دو زبردست خزانے موجود تھے جس کی بدولت انھوں نے عرب کی جاہلیت ہی کو نہیں بلکہ تمام دنیا کی ضلالت و گمراہی کو دور کر دیا اور ان تمام خسراہوں پر اعتقادیوں کو مٹا دیا جو قرآن کریم کے نزول سے قبل دنیا میں جا رہی تھیں، یہ قرآن و سنت ہی کا حقد ہے کہ سارا جہاں مسلمانوں کی علمی دولت سے مالا مال ہوا، سلطان دنیا بھر کے معلم تھے اور ساری دنیا ان کی شاگرد۔

یہ وہی ہے آج اپنے علوم پر فخر و تازہ ہے اگر تاریخ ماضی کی ورق گردانی کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یورپ والے بھی قرآن کریم اور احادیث کے طفیل علم سے آشنا ہوئے۔ یہ مسلمانوں کا ہی طرہ امتیاز تھا کہ انھوں نے بلا امتیاز مذہب و ملت دنیا کو علوم قرآن اور احادیث و سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیا اور کسی قوم کی عصبیت کو قریب نہ آنے دیا۔ ان کی علمی یونیورسٹیوں میں بغیر کسی روک ٹوک کے لوگ آزادانہ طریقہ سے تعلیم پاتے۔

مسلمان کثرۃ ارض کے جس حصہ میں گئے اور کامیاب ہوئے تو پھر قرآن مجید اور احادیث نبویہ سیرت طیبہ کے اصول و قوانین کے ماتحت۔ جس کتاب و سنت پر دنیا نے صد ہا برس تک عمل کیا اور تسلیم کیا کہ قرآن و حدیث کا قانون انسانی فطرت اور انسان کی تمام ضروریات کے لئے ایک جامع و ہمہ گیر قانون ہے اور اس قانون سے سرتہ کر کے آج بھی دنیا کی قومیں منتہی بن رہی ہیں۔ کتاب و سنت کا دینا سارے جہاں کو اس وقت بھی سرب کور رہا ہے۔

حسرت ہے کہ آج مسلمان ہی اپنے گھر کے خزانہ کو چھوڑ کر غیروں کی درپردہ گرمی نقالی کر رہے ہیں اور یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ قرآن و حدیث عصر حاضرہ کے لئے معاذ اللہ مفید نہیں۔

در اصل یہ اختلال دماغی اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں کے اس نقصا سے پیدا ہوا جو انگریزوں نے سوچی سمجھی پالیسی کے ماتحت جاری کیا تھا۔ جس کا تلخ تجربہ کرنے کے بعد رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر جیسا قائد پکار اٹھا کہ جب تک ہمارے ملک سے انگریز کے مروجہ نصاب تعلیم کو تبدیل نہ کیا جائے ہم فلاح نہیں پاسکتے۔

ہمارا ایک اسلامی مملکت بنانے کے بعد سب سے بڑا فرض یہ تھا کہ اباب علم و بصیرت ماہرین قرآن و حدیث اور تفسیر تعلیم جدید بیٹھ کر ایک بہتر نصاب تعلیم تیار کرتے جو علوم دینیہ قرآن و حدیث و فقہ اور دوسرے علوم عربیہ اور علوم جدیدہ کا حامل ہوتا مگر انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس طرف سے ہماری نگاہیں بند رہیں۔ انگریز کے جانے کے بعد ہمارے اوچی سطح کے لوگ انگریزوں کے نقوش پر پہلنا زندگی کا سبک بڑا اصول بنائے ہوئے ہیں۔ اگر جلد از جلد اس اہم ضرورت کی طرف مشترکہ طریقہ سے غور و فکر کر کے اقدامات نہ ہوئے تو ہم ترقی کرنے کی بجائے انہیں لغتوں میں مبتلا ہو جائیں گے جن کے چھوکارہ کے لئے ایک اسلامی مملکت بننا نا ٹھہی۔

عصر حاضرہ کے ان تمام حالات و خیالات کا اندازہ کرتے ہوئے کہ انگریزوں کے پرچھائے ہوئے سبق کی آموختہ کو دہرانا ہماری قوم کے خصوصی وہ غنوں کا مزاج بن گیا ہے۔

یعنی مذہب و دین سے بیزاری کتاب و سنت کو ناقص اور وقت کی ضرورت کے منافی سمجھنے کے خیالات زبانوں پر آتے رہتے ہیں۔ اور بوالعجبی یہ ہے کہ ایسا کہنے والے وہ لوگ ہیں جنہیں کتاب و سنت کے قوانین و عبادات

معانی و مطالب کا بھی معمول علم نہیں۔ یہ افراد کتاب و سنت کے پیش کردہ اصول و قوانین کو تسلیم کرنے کے لئے توتیار نہیں لیکن اگر وہی باتیں اغیار کی زبان و قلم سے ادا ہوں تو انہیں بغیر کسی قیل و قال کے قبول کر لیتے ہیں۔

مناسب معلوم ہوا کہ کتاب و سنت کی ہمہ گیری قرآن مجید و سیرت طیبہ کے متعلق مستشرقین و محققین، فضلا و اہل فکر کے خیالات یکجا کر لئے جائیں۔ اگرچہ جیل کی پابندیوں میں کتاب کا ذخیرہ و مواد مشکل تھا مگر پھر بھی اللہ کا نام لے کر بعض رسائل و اخبارات کی مدد سے قیام جیل کے زمانہ میں جہاں دوسری تالیفات مرتب کیں وہیں یہ تالیف بھی تیار ہو گئی تاکہ باہر نکل کر اس کی اشاعت کا انتظام کروں۔

ممکن ہے کہ یہ تالیف بھٹکتے والوں کے لئے مفید راہ ہو سکے۔

فقیر محمد عبدالحامد انتقادی المداہیونی۔

نافس اسلام

WWW.NAFSEISLAM.COM

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قرآن کریم اور اُس کے قوانین کے متعلق محققین مغرب کے افکار و خیالات

ڈاکٹر راڈ ویل | ڈاکٹر راڈ ویل دیباچہ قرآن میں لکھتے ہیں :-

”قرآن انتہائی گہری سچائی ہے جو الفاظ میں بیان کی گئی ہے اور
موجود مختصر ہونے کے قوی اور صحیح رہنمائی والہامی حکمتوں سے ملوے“
(دیباچہ قرآن) (ماخذ تاریخ القرآن)

قرآن تمدن کا جھنڈا اڑاتا ہے | ڈاکٹر ہٹلر کہتے ہیں :-

”اسلام کی بنیاد قرآن پر ہے جو تمدن کا جھنڈا اڑاتا ہے۔ اور تعلیم
دیتا ہے کہ انسان جو نہ جانتا ہو اس کو سیکھے۔ استقلال
استقامت، عزت نفس لازمی ہیں اُس کی خصوصیات میں شائستگی
اور تمدن کی سب سے بڑی بنیاد ہے“

(ادب العرب) (ماخذ تاریخ القرآن)

وہ آداب و اصول جو فلسفہ حکمت پر قائم ہیں | موسیو سید یوخریو
ان میں کوئی ایسا جز نہیں جو قرآن میں نہ ہو
کرتے ہیں :-

”وہ آداب و اصول جو فلسفہ حکمت پر قائم ہیں جن کی بنیاد عدل و انصاف

پر سے جو دنیا کو بھلائی انصاف کی تعلیم دیتے ہیں۔ اُن میں سے ایک جُز بھی ایسا نہیں جو قرآن میں نہ ہو۔ قرآن اعتدال درمیانہ روی کا راستہ سکھاتا، گمراہی سے بچاتا، اخلاقی کمزاریوں سے نکال کر فضا کی روشنی میں لاتا، انسانی زندگی کے نقائص کو کمالات سے بدل دیتا ہے۔“

(ادب العربی) (ماخذ تاریخ القرآن)

قرآن احکام عقل و حکمت کے مطابق ہیں | برٹش انسائیکلو پیڈیا :-

”قرآن کے احکام عقل و حکمت کے مطابق واقع ہوئے ہیں، اگر انسان چشم بصیرت سے انہیں دیکھے تو وہ ایک پاکیزہ زندگی بسر کرنے کے کفیل ہو سکتے ہیں۔“

(ماخذ تاریخ القرآن)

قرآنی دستور مکمل ہے انسانی حیات کے لئے | جان ڈیون ریپورڈی گریٹ
اس کے اندر سب کچھ موجود ہے۔
- شجر میں تحریر کرتے ہیں :-

”حضرت مسیح (علیہ السلام) کے بعد دنیا کی اخلاقی حالت تباہ ہو گئی تھی، ہر طرف جہالت کی گھٹائیں چھا رہی تھیں، ہر سمت بے چینی، بدمعاشی کے شرارے بلند تھے، پتھروں کو قابلِ بدستش سمجھا جاتا تھا، غمش باتوں سے قطعاً پرہیز نہیں کیا جاتا تھا۔ ان حالات میں حضرت محمدؐ پیدا ہوئے اور سنہ ۶ میں انہوں نے قرآن کی اشاعت کی۔ یہ ایک آسان اور عام فہم مذہبی قانون ہے جس میں انسانی زندگی کی اصلاح کے لئے سب کچھ موجود ہے۔ اس کی ایک امتیازی شان یہ ہے کہ اس کی تعلیمات فطرتِ انسانی کے

مطابق ہیں۔ اس مذہبی قانون نے ایک طرف روح کی صلاح کے لئے ہدایت کی دوسری طرف دنیوی ترقی کے بیشش بہا اصول تعلیم کئے۔“

(دی گریٹ ٹیچر) (ماخذ تاریخ القرآن)

قرآن نے دنیا کو علوم و فنون سکھائے
وحشیوں کو ہمرہیزگار بنادیا۔
مسٹر اشین پی لین پول۔
گائیڈنس آف ہولی قرآن
میں لکھتے ہیں :-

”قرآن کو حضرت محمدؐ نے ایسے نازک وقت میں دنیا کے سامنے پیش کیا جب کہ ہر طرف تاریکی، جہالت کی حکمرانی تھی۔ اخلاق انسانی کا جنازہ لٹل چکا تھا۔ بت پرستی کا ہر طرف زور تھا۔ قرآن نے ان تمام گمراہیوں کو مٹایا۔ جن کو دنیا پر چھائے ہوئے مسلسل چھ صیبا گذر چکی تھیں۔ قرآن نے دنیا کو اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی۔ اصول مذہبیت علوم و حقائق سکھائے۔ ظالم کو رحم دل وحشیوں کو ہمرہیزگار بنایا۔ اگر یہ کتاب شائع نہ ہوتی تو انسانی اخلاق تباہ ہو جاتے اور دنیا کے باشندے برائے نام انسان رہ جاتے۔“

(گائیڈنس آف ہولی قرآن)

(ماخذ تاریخ القرآن)

قرآن مکمل قانون ہے جس میں انسانی زندگی
کی ہر شاخ کے لئے ہدایات ہیں۔
پروفیسر
ہربرٹ وائل :-

”قرآن جو اخلاقی ہدایتوں، دانائی کی باتوں سے بھرا ہوا ہے ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش ہوا جب کہ ہر طرف جہالت کی تاریکی پھیل ہوئی تھی زمین پر ایسی کوئی جگہ نہ تھی جہاں نیکیوں کا رواج ہو، اور کوئی جماعت

اسی نہ تھی جو سیدھے راستہ پر چلتی ہو۔ قرآن نے عالم انسانیت کی زبردست اصلاح کی وحشیوں کو انسانِ کامل بنا دیا۔ جن اخصاخاص نے اُس کے مضامین پر غور کیا۔ ہے وہ اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ وہ ایک مکمل قانونِ ہدایت ہے۔ انسانی زندگی کی کوئی بھی شاخ لے لیجئے ناممکن ہے کہ اس شعبہ میں اس کی تعلیمات رہنمائی نہ کرتی ہوں۔ برا خیال ہے کہ اگر اُس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو ایک سمجھدار آدمی بیک وقت دیوی اور روحانی ترقی کر سکتا ہے اگر ان اخلاق کو لے لیجئے جو شریفِ انسانیت ہیں مثلاً راست بازی، بہیزگاری، دھم دکر، عفت و عصمت، قرآن میں یہ سب ہدایتیں موجود ہیں اور اگر ان اخلاق کو لیجئے جن کا تعلق دنیوی ترقی سے ہے مثلاً محبت، شفقت، عزم و استقلال، جرأت شجاعت تو ان ہدایتوں سے بھی تسرآن معمور ہے۔ بہر کیف وہ ایک حیرت انگیز قانونِ ہدایت ہے۔“

(تاریخ القرآن)

(لکچرانِ اسلام)

قرآن شرائع و قوانین کی انسائیکلو پیڈیا ہے۔

”یہ کتاب (قرآن) تمام آسمانی کتابوں پر فائق ہے بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ تقدس کی اذی عنایت نے انسان کے لئے جو کتابیں بنیاد کی ہیں ان سب میں بہترین کتاب ہے۔ اس کے نفع انسان کی خیر و نلاج کے متعلق فلاسفہ یونان کے نفوس سے کہیں اچھے ہیں۔ خدا کی عظمت سے اُس کا حرف حرف لبریز ہے۔ قرآن علما کے لئے ایک علمی کتاب، شائقینِ علم لغت کے لئے ذخیرہ لغات، شعراء

کے لئے عروض کا مجموعہ، اور شتراءت و قوانین کا عام انسائیکلو پیڈیا ہے۔ یہ کتاب ہوتے ہوئے کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں ہے اس کی فصاحت و بلاغت سارے جہاں سے اُسے بے نیاز کئے ہوئے ہے۔ یہ بات واقعی ہے اور اس کی واقعیت کی بڑی دلیل یہ ہے کہ بڑے بڑے انشاء پردازوں، شاعروں کے سمر اس کتاب کے آگے جھک جاتے ہیں۔ اس کے عجائبات روز بروز نئے نکلتے ہیں۔ اور اس کے اسرار کبھی ختم نہیں ہوتے۔“

(تائید القرآن)

ہے ویسٹ ڈیوڈ ہارٹ
لائٹ آف محمد اکس بوازن حصہ
اول حصہ میں تحریر کرتے ہیں:-

علوم فلکیات، طب، ریاضی، فلسفہ
قرآن نے سکھائے۔

مہم پر واجب ہے کہ ہم اس امر کا اعتراف کریں کہ علوم طیبہ فلکیہ
فلسفہ ریاضی وغیرہ جو قرن دہم میں یورپ تک پہنچے وہ قرآن سے
مقتبس اور اسلام کی بدولت ہیں۔

آنحضرت نے باوجود اُمی ہونے کے ایک ہی وقت میں تین عظیم
مقاصد قومیت، دیانت، سہتہ اہمیت کی بنیاد ڈالی۔ اس
کے علاوہ ایک ایسی کتاب دنیا کے سامنے پیش کی جو بلاغت کا
زبردست نشان، شریعت کا واجب العمل دستور اور دین و عبادت کا
قابل یقین فرمان ہے۔ یہ وہ مقدس کتاب ہے جو اس وقت دنیا کے
پہ حصہ میں معتبر اور تسلیم سمجھی جاتی ہے۔ اس کی انت و حکمت کو سمجھنا
انا جانتا ہے۔ قرآن ایک سمجھنا کتاب ہے۔“

(بحوالہ لائف آف محمد اکس بوازن)

حصہ اول حصہ ۳۵

قرآن ایک لازوال معجزہ ہے جو
مردوں کو زندہ کرتا ہے ۔

ڈاکٹر سبیل :
”قرآن انتہائی لطیف و پاکیزہ
زبان میں ہے اس کتاب سے

کتب سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی انسان اس کی مثل نہیں لاسکتا، یہ
لازال ہے جو مردہ زندہ کرنے سے بہتر ہے“

(تاریخ القرآن)

قرآن کے مضامین ہمہ گیر اور
ہر زمانہ کے لئے موزوں ہیں ۔

ڈاکٹر سمیرا جاسن :
”قرآن کے مطالب ایسے
ہمہ گیر اور ہر زمانہ کے لئے اس

قدر موزوں ہیں کہ زمانہ کی تمام صدائیں خواہ خواہ اس کو قبول کر لیتی ہیں
اور وہ محلوں، ریگستانوں، مشہدوں، سلطنتوں میں گونجتا پھرتا ہے“

(ماخذ تاریخ القرآن)

قرآن علوم طبعی سے موافقت رکھتا اور مذاہب کے
ساتھ انصاف، رواداری سکھاتا ہے ۔

گسٹو بیٹا :-
قرآن کی
تعلیم علوم

طبعی سے موافقت رکھتی ہے اس کا اثر یہ ہے کہ وہ انسان کے
اخلاق کو نرم اور انسان میں نیکی و انصاف مذاہب کے ساتھ روادار کا
پیدا کرتی ہے“

(ماخذ اسرۃ النبی ص ۳۲)

قرآن کے احکام عقل و حکمت کے مطابق ہیں

پاپر انسٹیٹیوٹ
قرآن کی زبان

بلحاظ لغت عرب نہایت فصیح ہے اس کی انشاء کی خوبیوں نے
اب تک اسے بے نظیر ثابت کیا ہے ۔ اس کے احکام اس قدر

عقل و حکمت کے مطابق ہیں کہ اگر انسان انھیں چشم بصیرت دیکھے، تو وہ ایک پاکیزہ زندگی بسر کرنے کے لئے کفیل ہو سکتے ہیں یا
(پاپور انسائیکلو پیڈیا)

مسٹر ٹامس کارلائل،
”قرآن ایک آسان عام فہم
مذہبی کتاب ہے۔“

قرآن نے ظالموں کو رحم دل،
جاہلوں کو عالم بنا دیا۔

ایک ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش کی گئی جب کہ طرح طرح کی
گمراہیاں مغرب سے مشرق، شمال سے جنوب تک پھیلی ہوئی تھیں،
انسانیت، شرافت، تہذیب و تمدن کا نام مٹ چکا تھا۔ ہر طرف
بے چینی، بد امنی نظر آتی تھی، نفس پروری کی ظلمتوں کا طوفان اچکا تھا۔
قرآن نے اپنی تعلیمات سے امن و سکون، محبت کے جذبات
پیدا کئے، بے مبنائی کی تاریکیاں مٹ گئیں، ظلم کا بازار ٹھنڈا ہو گیا
ہزاروں گمراہ راہ راست پر آ گئے۔ بے شمار وحشی شائستہ بن گئے
اس کتاب نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ جاہلوں کو عالم، ظالموں کو
رحم دل، عیش پرستوں کو پرہیزگار بنا دیا۔“

(دی پاپولر ریکین آف دی ورلڈ)

برٹش انسائیکلو پیڈیا۔

”شریعت اسلام نہایت اعلیٰ
درجہ کے عقلی احکام کا مجموعہ

اسلامی شریعت اعلیٰ درجہ کے
عقلی احکام کا مجموعہ ہے۔“

ہے۔ قرآن میں قوانین دیوانی، نو جداری، باہمی سلوک، مسائل
نجاتِ روح۔ رعایا کے شخصی حقوق، نفع رسانی خلافت پر قرآن
حادی ہے۔“

(پاپوجی فار محمد امین قرآن)

اسلامی قانون ہر زمانہ میں رائج ہو سکتا ہے۔
مشرقی مصنف ہٹری آف دی اسلامک سیل :-
دوسرے رسول کریمؐ نے مسلمانوں کو

ایسے مذہب کے خیرازہ میں منسلک کر دیا جس میں صرف خدا کے دھرم کی پرستش اور ابدی نجات کی تعلیم تھی اور مکمل شریعت سے بہرہ اندوز کیا اور اس قانون کا عاری بنا دیا جو ہر زمانہ میں یکساں مسلمانوں کے ساتھ نافذ و رائج ہو سکتا ہے۔

(تاریخ القرآن)

قرآن کا جہاں سایہ پڑا
حرام کاریاں مٹ گئیں۔
ڈاکٹر ایزک ٹیلر :-
”افریقہ کے جی وحشی مقامات پر
اسلام کا سایہ پڑا وہاں سے زنا کار بارش

وغیر کشتی، عہد شکنی، قتل و غارتگری، دہم پرستی، شراب خواری، ہمیشہ کے لئے جاتی رہی مگر اس ملک کے دوسرے حصے پر کسی غیر مذہب نے قدم جھایا تو ان لوگوں کو رزائل مذکورہ بانا میں اور زیادہ راسخ کر دیا۔“

(ریسٹنٹ میس گزٹ لندن ۸ اکتوبر ۱۸۸۶ء)

قرآن کسی مذہب کے مسائل میں
دست اندازی نہیں کرتا۔
ایڈورڈ گیم مشہور مؤرخ :-
”اسلام نے کسی مذہب کے
مسائل میں دست اندازی نہیں

کی کسی کو ایذا نہیں پہنچائی کوئی مذہبی عدالت مخالف مذہب والوں کو سزا دینے کے لئے قائم نہیں کی۔ نہ اسلام نے کبھی لوگوں کے مذہب کو بحیر تبدیل کرنے کا قصد کیا ہاں اس نے اپنے مسائل کو جاری کرنا، جامہ منگہ جبر نہیں جاری کیا۔ اسلام قبول کرنے سے لوگوں کو فتنہوں کے برابر حقوق حاصل ہو جاتے تھے۔ اور فتنہ سلطنتیں

ان شرائط و قیود سے بھی آزاد ہو جاتی تھیں جو ہر ایک فتنہ مند بتا دے
دنیا سے حضرت محمدؐ کے زمانہ تک ہمیشہ عائد کیا کرتا تھا :

(نذوال سلطنت و دستہ الکبریٰ)

موسیٰ و ارجین کاغل :-

وہ قرآن مذہبی قواعد و احکام ہیں
کا مجموعہ نہیں بلکہ اس میں جماعتی

ترانہ اجتماعی، سوشل احکام کا
کامل مجموعہ قوانین ہے ۔

دسوشل احکام بھی موجود ہیں جو انسانی زندگی کے لئے بہر حال موزوں
اور مفید ہیں۔ یہ مجموعہ قوانین دنیا کی ملکی، مذہبی، تمدنی ہدایتوں
کے لئے کافی ہے۔

ہم حیران ہوتے ہیں کہ ایسا عظیم الشان ملکی تمدنی نظام جس کی
بنیاد کامل اور سچی آزمائش پر سے کس طرح قائم کیا گیا ؟

(باطل شکن مسلمانانہ انتقام ص ۱۳۸)

مذکورہ بالا اقباشناسانہ یورپ کے محققین و فضلا کے پیش کے گئے اُن پر نظر
ڈالنے کے بعد آج ہمارے ہاں کا وہ طبقہ جو مشہور روزنامہ اسلامی قوانین کا
ذائقہ اڑانے کو اپنا سب سے بڑا کارنامہ سمجھتا ہے۔ اور جس نے غالباً حقیقتاً
قرآنی مطالب و معانی کے مطالعہ پر غور و فکر کے ادنیٰ لمحات صرف نہیں کئے
اور یا جس کا درجہ اعلیٰ عیش پرستی خواہشات نفسانی و ذاتی کے کوئی مشرب ہی
نہیں۔ استاد اڈل انگریز نے اسکوئوں کالجوں میں جو نصاب پڑھا دیا وہی دماغ
پرستوں ہے لیکن یورپ میں جہاں مذہب اسلام کا مذاق اڑانے والے بیٹے
تھے وہیں ایسے محققین بھی موجود تھے جنہوں نے باوجود اپنی عصیت کے کتاب و
سنت کے قوانین اور شریعت اسلامیہ کی جامعیت اور قوانین مذہب اسلام کو
سرچشمہ ہدایت مانا اور اس کا اقرار کیا کہ مشرق بلاشبہ ایک کامل و مکمل دستور
حیات ہے جو ہر عصر کے لئے اپنے ہدایت جاری کر سکتا ہے۔

کاش! ہمارے ہاں کا یہ منصف اور وہب کے فضلا و محققین کے مذکورہ بالا
بالا اقتباسات پر غور و فکر کرے۔

منکرین یورپ کے اقوال و بیانات آپ نے پڑھے۔ غور کیجئے یہ اُسی یورپ
کے محققین میں جن کے بعض متعصب افراد قرآن حکیم کی مخالفت میں ایڑی چوٹی
کا زور لگا کر تعلیمات قرآنی سے منحرف کیا کرتے تھے مگر تھوڑے عرصہ کے بعد
یورپ کے اندر ایسے ادبا و فکر پیدا ہوئے جنہوں نے بجائے مخالفت کے قرآنی
مضامین میں غور و خوض کرنا شروع کیا پھر کیسے ممکن تھا کہ تفصیل کے بعد ان پر
زقانِ حمید کے تاثرات پیدا نہ ہوتے۔

پس آج ہمارے یہاں کا وہ طبقہ جو مشہادہ و ملائمت کا نام لے کر سلامی
تعلیمات ہی کو جاری نہیں ہونے دینا چاہتا۔ ہم اس طبقہ کو دعوت دیتے ہیں
کہ وہ قرآن کریم کے مطالعہ کا شوق پیدا کرے جن علوم کو قرآن مجید کی لہجہ و
بصیرت کے لئے ضرورت ہے اُسے حاصل کرے۔ پھر ممکن نہیں ہے کہ اُس
پرفستہ قرآن کریم کا رنگ نہ چڑھے اگر یہ بھی نہیں تو آج جس یورپ کو وہ اپنا
کعبۂ صمد بنا چکا ہے وہیں کے ادبا و تحقیق کے اقوال و بیانات سے
سبق لے۔ اب ذیل میں ہندو فضلا و زعماء کے اقوال پیش کئے جاتے ہیں۔
(مؤلف)

قرآن ایک ایسا روح افزا پیام ہے
جس کی مثال نہیں ملتی

پروفیسر دو بجا داس۔

قرآن ایک ایسا جامع اور روح افزا پیام ہے کہ ہندو دھرم
اور مسیحیت کی کتابیں اُس کے مقابلہ میں بمشکل کوئی بیان پیش
کر سکتی ہیں۔

(معجزات اسلام ص ۱۱)

لالہ اجیت رائے :-

قرآن معاشرتی سیاسی اخلاق کا مجموعہ ہے

”میں قرآن کی معاشرتی، سیاسی، اخلاقی، روحانی تعلیم کا
سچے دل سے مداح ہوں“

(ماخوذ رسالہ مولوی ۱۳۵۲ھ)

جناب پروفیسر
شائق رام صاحب ہیں
پروفیسر اندراکانی بھی۔

قرآن کی تعلیمات میں کوئی عیب نہیں وہ انسانی تہذیب کے معیار کے مطابق ہے

”قرآن کی تعلیمات نہایت آسان فہم، انسان کی فطرت کے مطابق
ہیں۔ ایک ہنٹ دھرم بھی اس کی تعلیمات میں کوئی عیب نہیں بنا
سکتا۔ جو انسانی تہذیب کے اسٹینڈرڈ سے گرا ہوا ہو“

(محمد صاحب بیون چیرا)

جناب گرو نانک جی صاحب :-

اگر کوئی کتاب کام آئے گی تو وہ صرف قرآن ہے۔

(۱) پتہ ان پوچھا دن منہم جب دن کا ہے جنہو نامو دہو تاک
چڑھاؤ پچ دن سوچ نہ ہوئے کل - پران کتب قرآن پوچھی
پنڈے رہے“

یعنی: پوچھا پاٹ کام نہیں دے سکتی چھوٹ چھات بیکار ہے
جنہو استہان ماتھے پر تاک لگانا کچھ کام نہ آئے گا اگر کوئی
کتاب کام آئے گی تو وہ قرآن ہے۔ جس کے آگے پوچھی
پران کچھ بھی نہیں“

(نور شہ عجمی گرنٹھ صاحب)

(۲) ”ہی کتاب ایمان دی بھی کتاب قرآن“

(جنم ساکھی والا)

یعنی: ”ایمان کی کتاب قرآن ہے“

(۳) ”توریت، انجیل، زبور پیر سے سن دے۔ وید۔ یہی قرآن

کل جگہ میں پروردار“

(مگر تھ صاحب بحوالہ سورہ شمس)

یعنی: توریت، انجیل، زبور، یہ سب دیکھے مگر نجات

کی کتاب قرآن ہی ہے“

جناب فیروز شاہ، ایم اے فاضل
بارہی جماعت ایڈیٹر جام جمشید۔

قرآن نے اپنی روشنی پھیلا کر
دنیا کا نقشہ بدل دیا۔

”جہاں اس کتاب (قرآن) کی سب سے پہلے اشاعت ہوئی وہ ملک
ساری دنیا سے زیادہ خراب حالت میں تھا اس کی عام فہم تعلیمات
نے دنیا کی کاپی پلٹ دی اور انصاف و تہذیب کی روشنی پھیل گئی“

(تاریخ القرآن ص ۱)

مذکورہ بالا عنادین کے تحت آپ نے مختلف مذاہب
مل کے فضلاء و محققین کے خیالات و افکار پر گھرے۔

دعوت الی القرآن

قرآن مجید کے بارے میں جو دائرۃ اسلامی میں داخل نہ تھے انھیں اس کا شوق
تھا کہ وہ صحیفہ مقدسہ کے بحر بیکراں میں غوطے لگا کر بے بہا موتی نکالتے۔ انھیں
نے اپنی اپنی فکر و تخلص کے لحاظ سے بہترین نتائج پیدا کئے اور اس حقیقت کا
صاف الفاظ میں اظہار کیا کہ قرآن مجید ایک جامع و اکمل قانون ہے جو عالم
انسانیت کی زندگی کے لئے ہر درد میں پورا اترتا ہے خواہ زمانہ کتنا ہی متغیر کیوں
نہ ہو جائے مگر قرآنی قوانین مشعل راہ ہیں۔

مگر افسوس کہ ہماری اپنی نظریں خیرہ ہیں۔ قرآن پاک کا نور تو سارے عالم کی اقوام پر اپنی روشنی ظاہر کر کے اعتراف کر اسے۔ مگر آج ہمارے افراد بلا ہجک کہیں کہ قرآن عصر حاضرہ کے لئے موزوں نہیں۔

فیہ عجبا

”جنوں کا نام خود اور خسرو کا نام جنوں“

کاش! قرآن مقدس کو عصر حاضرہ کے مطابق پورا نہ اترنے کا دعویٰ کرنے والے اُس کے معافی و مطالب کا پہلے مطالعہ کرتے، علم القرآن سے واقفیت حاصل کرتے یا ماہرین قرآن مجید سے رجوع کر کے حقائق قرآن سے کما حقہ واقف ہوتے تو آج انہیں ایسا کہنے کا موقع نہ ملتا یہ طبقہ نہ تو خود قرآن مقدس پر غور کرتا ہے نہ ماہرین سے رجوع اور انشا دین و مذہب کو ملائیت کا نام نہ کر جنام کرتا ہے۔

یہ نتائج جو قیام حکومت پاکستان کے بعد پیدا ہوئے ہیں اس کا قائم رہنا یا بڑھتے رہنا نفس پاکستان کے لئے تباہ کن ہے۔ جس قدر بھی جلد ممکن ہو دماغوں کو صلاحیت کی طرف مائل کر کے اسے دور کیا جائے۔

قرآن کریم کے بعد احادیث نبویہ کی ضرورت

قرآن کریم نے قوانین کو کہیں مجبلاً اور کہیں قدرے تفصیل سے بیان کیا ہے۔ قرآن کریم کے قوانین و ہدایات کا انحصار

احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ و اہلبیت کرامؓ و روایات کے راویان پر ہے جن کے سامنے سرکار ابد قرار اور احوال الفدا نے قرآن کریم کے معافی و مطالب پیش فرمائے جن کے بغیر قرآن کریم کا مفہوم حقیقی طور پر سمجھ میں نہیں آسکتا۔ احادیث نبویہ روایات صحابہ و اہلبیت رضوان اللہ علیہم اجمعین دراصل قرآن کی شرح ہیں۔ پھر یہ کہ احادیث نبویہ سے انکار کرنا گویا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری حیات طیبہ اور ساری دینی سے اعتراف ہے و کون سا

ایسا مسئلہ ہے جس کے لئے احادیث شریفہ کی حاجت نہیں۔ کیا قرآن حکیم نے حضور سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوات کے ارشاد بذریعہ قبول کرنے کیلئے نہیں فرمایا۔ قرآن حکیم صاف صاف الفاظ میں فرماتا ہے۔

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَامْتُصُوهُ
فَلْإِنْ كُنْتُمْ تَحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمْ اللَّهُ

قرآن شریف کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال و اشادات و جہات ہی اسلام کا سب سے بڑا سرمایہ ہیں۔ مخالفین حدیث کہتے ہیں۔ کہ چونکہ احادیث میں اختلافات ہیں اس لئے انھیں نہیں مانا جاسکتا۔ حالانکہ حضرات محدثین کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان تمام احادیث کو جو موضوع تھیں جدا کر دیا۔ اور بعض وہ احادیث جن کے معانی میں ظاہرینوں کو تضاد نظر آتا تھا طالبین کی تحقیق فرما کر سارے توہمات کو دور کر دیا۔ اگر ان کتب احادیث کا مطالعہ کیا جائے تو پھر شکالات و توہمات کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔

حضرات محدثین کرامؒ نے تدوین حدیث فرما کر وہ زبردست خدمت انجام دی جو رہتی دنیا تک یادگار رہی رہے گی۔

حضرات محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے ان اسماء الرجال ترتیب دے کر بڑا بڑا جرح کر کے ایک واضح تاریخ تیار کر دی اور راویوں کے ضعیف و قوی ہونے کے جس قدر پہلو تھے انھیں بے نقاب کر دیا۔

جن احادیث میں بظاہر تضاد نظر آتا تھا یا معانی صریح نہ تھے، ان کے اندر تطبیق پیدا فرمائی احادیث کی جامع شروح تحریر فرمائیں، مستقل فن حدیث قائم کیا اور آنے والے افراد کے لئے وہ ایک ایک گوشہ واضح فرمائے جس کے بعد کس و اہم کی گنجائش ہی نہ رہی ان کے احسانات کی قدر اور عظیم الشان خدمات پر خراج تحسین پیش کرنے کی بجائے نفس احادیث کی مخالفتوں پر بعض ایسے ناواقف جنھیں نہ قرآن مجید کے علوم کا درک نہ دیگر علم و فنون میں دسترس

وہ اتحاد دہے دنیا کی پشت پناہی کے لئے احادیث پر وار کرتے نظر آ رہے ہیں۔ افسوس وہ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اگر احادیث نبویہ کا انکار کیا جائے تو اسلام کے عقائد و احکام اور سیرت طیبہ سرکارِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ پوری تعلیمات جو حضور اللہ علیہ الخلیۃ والثناء نے امت کو دیں کیا صرف قرآن مجید سے معلوم ہوں گی۔ قرآن کریم اور وحی الہی کی تفصیلات بغیر احادیث کے نہیں مل سکتیں اور جو کتاب و سنت سے معلوم نہ ہو اُس پر سوائے اجماع تیس سے معلومات ملے گی۔

مؤلف

ذیل میں سیرت طیبہ کے متعلق بیانات پیش کئے جاتے ہیں:

دنیا میں جس قدر پیغمبر آئے اُن سب میں پیغمبرِ اسلام سب سے زیادہ ممت از رُحبتہ رکھتے ہیں۔

مشریق و آرمینیا میں سورند۔

حضرت محمدؐ بلاشبہ اپنے مقدس زمانہ میں اربابِ طیبہ میں سے تھے۔ وہ صرف مقدر رہتا ہی نہ تھے بلکہ تخلیق دنیا سے اس وقت تک جتنے صادق سے صادق اور مخلص سے مخلص پیغمبر آئے وہ اُن سب سے بھی ممتاز رتبہ کے مالک تھے۔

(استقلال فروری ۱۹۳۷ء)

مصلحِ اعظم ہر قسم کی عزت و احترام کے مستحق تھے | روس کے شورافتاب ہذا |
مشرک و کافر و منافق

اس میں ذرا شبہ نہیں ہو سکتا کہ محمدؐ حقیقت میں بڑے عظیم الشان مصلحین میں سے تھے آپ نے نسلِ انسانی کی بہترین خدمت انجام دی یہ آپ ہی کو فخرِ مہل ہے کہ ایک ملک کے حکم کو صداقت کی روشنی سے توڑ دیا۔ تمام عرب کو خانہ جنگیوں سے

بکال کر جن میں وہ مبتلا تھے ابنِ آدم کی زندگی بسر کرنی سیکھائی
آپ نے عربوں کو متقی و با خدا اور ان کو انسانی قربانی ایک دوسرے
کے قتل و عارت کی بری رسوم سے نجات بخشی۔ آپ نے دنیا کے
لئے ترقی و تمدن کے دروازے کھول دیئے۔ یقیناً اتنا مہتمم بالشان
کام سوائے اُس شخص کے اور کوئی نہیں کر سکتا جس کو خدا کی طرف
سے غیر معمولی طاقتیں عطا ہوئی ہوں۔ ایسی شخصیت ہر قسم کے
عزت و احترام کی مستحق ہے۔

(مسلم راجعہ ۱۰ ص ۱۰)

مخلص و صادق رسولؐ | مشرور و لم میور لائف آف محمدؐ میں
کی سیرت و کردار | لکھتے ہیں :-

”حضرت محمدؐ کے اخلاص و صداقت کا یہ زبردست ثبوت ہے کہ
اُن کا مذہب سب سے پہلے قبول کرنے والے ان کے دلی دوست
اور گھرانے کے لوگ تھے یہ سب کے سب ضرور ان کے روزمرہ
کے حالات گھریلو زندگی سے بخوبی واقف ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ
جو لوگ دوسروں کو دھوکہ و فریب دینے کی غرض سے متکاری و
عیاری سے کام لیتے ہیں تو اُن کے اُن اقوال میں جو محض دوسروں
کے سامنے کے لئے مجمع عام میں کہا کرتے ہیں اور گھر کی چار دیواری
کے اندر ان کے اعمال میں عموماً ہمیشہ فرق ہوا کرتا ہے۔ اگر محمدؐ کی
غرض نہایت فریب اور دھوکہ سے کام لینا ہوتا تو یہ ممکن نہ تھا کہ اُن
کے دوست و احباب اور اُن کے قریبی رشتہ داروں کو جو اُن پر سب سے
پہلے ایمان لائے ان کی ریاکاری و عیاری کا پتہ نہ چل جاتا“

(لائف آف محمدؐ)

✓ جناب ڈاکٹر | حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاسی الجھنوں کو
سلجھا کر ایک عظیم الشان اسلامی سلطنت قائم کی۔
یاد گیلیوس:

”میں محمد کو دنیا کے بہت بڑے لوگوں میں شمار کرتا ہوں انھوں نے قبائل
عرب سے ایک عظیم الشان سلطنت قائم کر کے بہت بڑی پویشیل گتھی کو
سلجھا دیا اور میں ان کی کما حقہ عظیم و تکریم کرتا ہوں۔“
(اسلام اور علمائے فرنگ ص ۱۱)

✓ جناب ڈاکٹر جی ڈی ویلیوٹر | پیغمبر اسلام سچے نبی خلوص و ایثار
کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔
”اگر سچے رسول ہیں ان علامتوں

کا پایا جانا ضروری ہے کہ وہ ایثار نفس خلوص نیت کی جاگتی تصویر
ہوں۔ اپنے نصب العین میں یہاں تک محو ہو کہ طرح طرح کی سختیاں
بھیلے انواع و اقسام کی صعوبتیں برداشت کرے۔ لیکن اپنے مقصد
کی تکمیل سے باز نہ آئے۔ امانے جنس کی غلطیوں کو فوراً معلوم کر کے
اور ان کی اصلاح کے لئے عملی درجہ کی دانشمندانہ تدبیر سوچے اور ان
تدابیر کو بہت سے عمل میں لائے تو یہ نہایت عاجزی سے اس بات کا اقرار
کرنے پر مجبور ہوں کہ حق تعالیٰ خدا کے سچے نبی تھے اور ان پر وحی نازل ہوتی تھی۔“
جناب ڈاکٹر ای اسے فرمیں :-

”راست بازار اور سچے مصلح“
”اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت محمد
بڑے سچے راست بازار اور سچے رفیقا رہے تھے۔“

(معجزات اسلام ص ۶۷)

جناب مسٹر گن | پیغمبر اسلام کی تبلیغ
”ہر انصاف پسند یقین کرنے پر مجبور ہے کہ

محمدؐ کی تبلیغ و ہدایت سہائی اور خیر خواہی پر مبنی تھی۔
 ظاہری شان و شوکت کو حقیر سمجھتے تھے۔ | محمدؐ صاحبِ شان و شوکت
 کو باطل حقیر سمجھتے تھے۔

اپنے کام خود کرتے۔ گھر کے ادھے کام اپنے آپ کرتے تھے۔ آگ
 سلگاتے، جھاڑو دیتے، دودھ دھوتے، اپنی
 جوتیاں گانٹتے، اکپڑوں میں اپنے ہاتھ سے پیوند لگاتے، بوکی روٹیاں
 کھاتے، مہمان کو اچھا کھلاتے مگر آپ کے گھر میں اکثر مہینے آگ نہ بھٹکتی،
 دودھ، شہد، بہت پسند تھا۔ کچھ دس پال معمولی خوراک تھی۔
 (اسوۃ النبی ص ۳۷)

ذلیل و حقیر قوم کو نظم و تمدن کا پسیر
 بنا کر اتحاد کی رستی میں جکڑ دیا۔ | جناب مسٹر مورس،
 محمدؐ نے (بک مڑاہ قوم کو

جس کا صدیوں سے کوئی نظم و تمدن نہ تھا۔ جو حقیر و ذلیل ہو چکی تھی
 اخلاص و اتحاد کی رستی میں جکڑ کر بام ترقی پر پہنچا دیا وہ اپنی جان و
 مال اور سب کچھ ان پر قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اہل انصاف
 کو یقین ہے کہ خدا نے ہی ان کو اصلاح پر مامور کیا تھا۔

مذہب اور رائے کی آزادی دی، | جناب مسٹر میوا و جین کوفل،
 تمدنی حقوق قائم کئے۔ | محمدؐ نے تمام دنیا کو نبی کرنا

اسلام کا بول بالا کرنا چاہا، مگر غیر مذہب والوں پر کسی طرح کا
 جبر و ستم کرنا روا نہیں رکھا انھیں مذہب اور رائے کی آزادی عطا
 کی اور ان کے تمدنی حقوق قائم رکھے۔

(اسلام اور علمائے فرنگ ص ۹)

جناب ڈاکٹر ایڈورڈ مونسے :-

انسانیت کا محسن اول

و دنیا اعمال کی فضا سے ہستی میں آپ

ہی (یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) ایک نادر وجود ہیں آپ
ہی کی ہستی ایسی مفصل و مشرح ہے جس کے حالات ہم تک صحیح
اور بالتفصیل پہنچے انسانی اخلاق کی جو اصلاح آپ نے سرکاری
اجتماعات کے اندر جو انقلاب آپ کی تعلیم نے پیدا کیا۔ سو ساری
کے ترکیب اعمال کی تطہیر کے لئے جو اسوہ حسنہ پیش کیا وہ آپ کو انسانیت
کا محسن اول قرار دیتا ہے :-

(سجرات اسلام صفحہ ۶)

دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک

سر ولیم مورس :-

محمد اپنے حلقہ اثر اور دائرہ حکومت میں ہر چند پورے اختیار
رکھتے تھے۔ لیکن پھر بھی مفسدین سے مقابلہ کرتے ہوئے
آپ ہمیشہ انصاف رحم دل کو پیش نظر رکھتے تھے۔ جب آپ
کے مطالبات خوشی سے تسلیم کر لئے جاتے تو آپ دشمنوں سے بھی
حسن سلوک سے پیش آتے اپنے دھن نے جس طرح سرکشی کی
وہ ایک ظالم حکمران کے لئے کافی وجہ ہو سکتی تھی کہ وہ ان سب
کو تباہ و برباد کر دیتا۔ لیکن محمد نے سوائے چند مجرموں کے باقی سب
کو عام معافی دے دی اور تمام گزشتہ مظالم پر خاک ڈال دی
آپ کا عمل اخلاق انسانی کا حیرت انگیز کارنامہ ہے۔ حقیقت یہ
ہے کہ کتب مقدسہ سادہ میں بنی اسرائیل ہمارے کوئی بنی بھی ہوئے
لیکن محمد جیسا عالی مقام رفیع المرتبہ جلیل الشان معلوم نہیں ہوتا :-

(اسوۃ النبی ص ۳۸)

کسی قوم کی تاریخ میں عفو و کرم کی مثال نہیں ملتی۔
جناب آتھرنگین ایم اے ✓
محمد کی بزرگی ظاہر، اور

سچائی ثابت ہے۔ فتح مکہ کو دیکھو تو معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر رحم و کرم سے کام لیا۔ محمد کی یہ کامیابی حقیقت میں مذہب کی فتح تھی نہ کہ سیاست کی۔ جب مغور سردان قریش آپ کے سامنے لائے گئے تو آپ نے کہا اب تم مجھ سے کس سلوک کی توقع رکھتے ہو۔ سب نے کہا رحم کی۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا اچھا جاؤ تم سب آزاد ہو۔ کسی قوم کی تاریخ میں عفو و کرم کی ایسی زبردست نظیر تلاش سے بھی دستیاب نہیں ہو سکتی۔

(اسوۃ النبی ص ۳۶)

جناب اسٹینلی میا پاول:

رحم و شجاعت کا مجموعہ

اپنے لیکچر آت محمد میں کہتے ہیں:-

محمد کی شخصیت رحم و شجاعت دونوں کا مجموعہ ہے وہ اکیلے برسوں تک اپنے ہم وطنوں کی نفرت کا مقابلہ کرتے رہے وہ امن قدر خلق تھے کہ ہر ایک سے محبت کے ساتھ ملنے اگر کوئی شخص ہاتھ ملا تا تو دوسرے شخص کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ خود پہلے کبھی ملیدہ نہ کرتے وہ غیروں کیساتھ شفقت کرتے ان کی بے ریاد دوستی و ہمدردی۔ عظیم فیاضی۔ شجاعت۔ بسالت بیشک سخت تعریف ہے اُن پر ظلم و ستم پرستی کے جو الزامات عائد کئے جاتے ہیں۔ لیکن محققین کی بنا پر ہم کہنا چاہتے ہیں کہ یہ سب بے سرو پا ہیں بیشک محمد کی شخصیت عظیم و جلیل تھی۔

(اسپیچر آت محمد اسوۃ النبی ص ۳۶)

جو تعلیمات پیغمبر اسلام کی ہیں وہ کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتیں۔

جناب مسٹر کھارک :
حضرت محمدؐ کی تعلیمات

ہی کو یہ خوبی ملی ہے کہ اس میں وہ تمام اچھی باتیں موجود ہیں جو دیگر مذاہب میں نہیں پائی جاتیں۔

(میزان تحقیق ص ۲۷)

اعلیٰ سے اعلیٰ مذہب صرف اسلام ہے [آرٹھٹیکل بریٹنی:

• اعلیٰ سے اعلیٰ توحید کا مذہب جو دنیا میں پایا جاتا ہے وہ اسلام ہے۔

ضلالت و گمراہی سے صرف غار حرا کی آواز نکال سکتی ہے۔

جناب پرونیسراس :
ہر کوئی چیز عیسائیانا

ہم کو اس ضلالت کے خندق سے جس میں وہ گرے پڑے تھے نہیں نکال سکتی تھی۔ بجز اس آواز کے جو سرزمین عرب میں غار حرا سے آئی۔

(رسالہ مولوی دہلی مدیح الاول ص ۱۳۵)

دنیا کے انسانوں میں سب سے زیادہ متبرک انسان

• حضرت محمدؐ بے انتہا صاحبِ الراسے تھے آپ نے چاند کے دو چمکے کئے، آفتاب کو غروب سے لوٹا دیا، یہ کہنا کہ حضرت محمدؐ دھوکہ باز یا جادوگر تھے، میرے نزدیک یہ ایسا احمقانہ قول ہے کہ ایک منٹ کے لئے نہیں ٹھہر سکتا، کوئی شبہ نہیں کہ حضرت محمدؐ نے

ملک عرب میں وہ نتائج پیدا کئے جو کوئی مذہب قبل اسلام میں
یہود و نصاریٰ دونوں شامل ہیں پیدا نہ کر سکا آپ نے وحش اقوام
کی زبردست اصلاح کی اور بے انتہا سلوک کیا اگر اشخاص کی
بزرگی و وقعت کا اندازہ ان کے کاموں سے کیا جاسکتا ہے
تو ہم کہیں گے کہ حضرت محمد دنیا کے مہربک آدمیوں میں خاص
فوقیت رکھتے ہیں۔

بعض مورخوں نے تعصب مذہبی کی وجہ سے آپ کے کاموں
کی پوری وقعت نہیں کی لیکن فی زمانہ خود مورخین یورپ انصاف
کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں چنانچہ ہمارے طبقہ کے سربراہ اور وہ
شخص اور مستند مورخ موسیو ہارٹھی ہیٹ ہیلر نے نہایت تحقیق
کے بعد حضرت محمدؐ کے متعلق لکھا ہے کہ محمدؐ اپنے زمانے کے
عربوں میں سب سے زیادہ سلیم الفہم، سب سے زیادہ باخدا اور
سب سے زیادہ رحم دل شخص تھے آپ نے جو کچھ حکومت حاصل
کی وہ محض اپنی ذاتی فضیلت کی وجہ سے تھی، جس مذہب کی آپ
نے اشاعت کی وہ ان اقوام کے لئے جنہوں نے اُسے قبول کیا
ایک نعمت عظمیٰ رہا گیا۔

(اسوۃ النبی ص ۳۳)

مشروٹیشن اردنگ
اپنی کتاب محمدؐ اور

آپ کی سیرت و کردار بے مثال تھی

ان کے جانشین میں لکھتے ہیں:-

آپ خوراک کے معاملہ میں بہت سادہ اور پرہیزگار تھے۔ روزوں
کے پوری طرح پابند تھے۔ آپ کبھی لباس فاخرہ نہیں پہنتے تھے جو
بکے لوگ نمائش کے لئے کرتے ہیں، اور یہ لباس کی سادگی آپ میں

تکلف سے نہ تھیں بلکہ آپ سچے دل سے ایسے حق امتیازات کو
لاپرواہی کی نظر سے دیکھتے تھے۔ پرائیویٹ معاملات میں آپ
انصاف پسند تھے۔

آپ دوستوں، اجنبیوں، دولت مندوں، غریب، طاقتوروں
کمزوروں سے عدل کا سلوک کرتے تھے۔ عام لوگ آپ کو محبوب
رکھتے تھے اس لئے کہ آپ ان سے نہایت مہربانی سے پیش آتے
ان کی مشکلات کو سنتے تھے۔

آپ کی جنگی فتوحات نے آپ میں کوئی فخر و غرور پیدا نہیں کیا۔
اپنا اعلیٰ سے اعلیٰ طاقت کے زمانہ میں آپ کے اخلاق و اطوار لائق
صورت میں وہی سلوکی پائی جاتی تھی جیسے کہ آپ کی سخت سے سخت
تکلیف اور سیکسی کے دنوں میں تھی۔ شانہ نشان و شوکت کو اختیار
کرنا تو ایک طرف تھا آپ اس بات پر بھی ناراض ہوتے کہ کسی مجلس
میں آئیں تو غیر معمولی عزت کی علامت کا اظہار کیا جائے۔

(برگزیدہ رسول ص ۳۳)

مستربار کس ڈاؤ :-
”محمدؐ آخری پیغمبر ہوئے ہیں“

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خصوصیات سیرت :-

آپ کا اخلاق نہایت اعلیٰ تھا۔ آپ کے نزدیک دنیوی و جاہلیت
کوئی چیز نہ تھی آپ جس طرح من تہذیب و اخلاق کے ساتھ اچھے
کپڑے پہننے والوں کا خیر مقدم کرتے اسی طرح ایک بوسیدہ لباس
والے کی عزت کرتے۔ آپ اپنے غلاموں پر نہایت مہربان تھے اپنے
مقلدین سے محبت کرتے والے اور اجنبیوں کے لئے بہت دل کش
تھے۔ آپ کی خدمت میں ہر شخص باریاب ہو سکتا تھا۔ آپ کے

حالات زندگی پر محققانہ نظر ڈالنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو گرد و پیش کے لوگوں کے جذبات کا بہت خیال تھا آپ کے لئے کسی سائل کو محروم واپس کرنا سخت دشوار تھا۔ آپ ذلیل سے ذلیل شخص کی بھی دعوت دے دیتے تھے۔ ہم نہایت احترام کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کی ذات سرچشمہ فیروہ برکت تھی زندگی کے آخر زمانہ میں جب آپ بہت کمزور ہو گئے تو آپ کے چچا عباسؒ نے تجویز کیا کہ آپ مسجد میں کسی اونچے مقام پر تشریف رکھیں تاکہ لوگ آپ کو گھیر نہ لیں۔ آپ نے فرمایا انہیں میں اپنی عیسا سمیٹ کر اُس وقت تک ان لوگوں سے علیحدہ نہیں ہو سکتا جب تک خدا مجھے ان کے درمیان سے نہ اٹھالے۔

آپ متکبر انسانوں میں سے نہ تھے جو ملاقات کے وقت دو اٹھلیاں اور اپنی چھڑی کا سر ہلادیتے ہیں، بلکہ وہ ہمہ تن متوجہ ہو جاتے تھے اور جب تک ہاتھ ملانے والا ہی اپنا ہاتھ علیحدہ نہ کرنا وہ مصافحہ سے اپنا ہاتھ جدا نہ کرتے۔

آپ بچوں پر بہت شفقت کرتے تھے اور جو بچے راستہ میں مل جاتے تھے۔ ان کے سروں پر ہاتھ پھیر کر بے انتہا محبت کا اظہار فرماتے تھے۔

کوئی شک نہیں کہ محمدؐ بے مثل خلیق اور نیک رفیق مرگئے۔ آپ کی زندگی میں صبر و شکر کا عجیب مرقعہ نظر آتا ہے۔ آپ کے معصوم بچے ابراہیمؑ کی موت واقع ہوئی اس جموٹی سی نعش کو دایہ کی گود میں دیکھ کر رقت انگیز لہجہ میں آپ نے کہا: ”بروزی رشتہ کا یہی انجام ہے صبر و شکر اختیار کرنا بہتر ہے“ ہم ان کی قابل احترام شخصیت سے محبت کرتے ہیں۔“

پیغمبر اسلام کی رسالت میں کوئی شبہ نہیں

مشرسین
میں نے اپنی تحقیقات میں

کوئی ثبوت ایسا نہیں پایا جس سے محمدؐ کے دعویٰ رسالت میں
شبہ پیدا ہو یا ان کی مقدس ذات پر فریب و مکر کا الزام لگایا
جاسکے۔

فضلا و محققین یورپ کے بکثرت اقوال سیرت نبویہ پر سامنے ہیں۔
مگر اس مختصر تالیف میں ان سب کا یکجا کرنا طول کا باعث ہو گا۔ اس لئے ہم
نے مذکورہ بالا اقتباسات ہی پر اکتفا کیا۔

اب ذیل میں چند فضلاء کے بیانات پیش کئے جاتے ہیں۔ کاش
ہم سارے دُعا کرنے والے عناصر اپنے مشاہیر کے اقوال مبارکہ پر نظر کرتے
ہوئے مسلمانانِ عالم کے پیشوائے اعظم حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مطالعہ سے سبق حاصل کریں اور امانتِ دین
اسلام کے ارتکاب سے محفوظ رہیں اور اپنے ملک میں مسلمانوں کے ساتھ
شیر و شکر ہو کر رہیں

مؤلف

یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ مسلمانوں نے جس قدر حیرت انگیز فتوحات
اور فتوحات حاصل کیں وہ سب قرآن حکیم اور احادیث نبویہ پر عمل کی بدولت
تھیں جب تک مسلمانانِ عالم قرآن کریم اور احادیث نبویہ کو اپنی زندگی کا اصول
بنا کر گامزن نہ ہوں گے کبھی فوز و فلاح نہیں پاسکتے۔ مقامِ حیرت ہے کہ عصرِ
حاضرہ میں عوام و غریب کو فریب میں مبتلا کرنے کے لئے کتاب و سنت
کا نام لے کر بڑے بڑے دعوے کئے جاتے ہیں اور دوسری طرف کتاب و سنت
کا رد بھی خود اپنی ہی زبانوں سے کیا جاتا ہے۔ ہمارے ہی افراد شبانہ روز

یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ کتاب دستِ ناقص ہیں وہ آج کے وقت کی ضروریات کے لئے کافی نہیں۔ ہمارے یہ عناصر خداوندانِ مغرب کے وسیع و وسیع کو اپنا سرچشمہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم ذیل میں فضلاء و محققینِ یورپ کے وہ اقوال جو انھوں نے کتاب دستِ ناقص کی جامعیت پر تحریر کئے پیش کرتے ہیں۔ تاکہ کتاب دستِ ناقص کا مذاق اڑانے والا گروہ انھیں بڑھ کر صحیح رائے قائم کرے۔

(مزافت)

مترجمین اپنی کتاب کے صفحات

۲۷۷، ۲۷۸ پر لکھتا ہے:

”دنیا میں کسی انسان نے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نصب العین

انتہائی بلند ہے

برضا و رغبت یا طوعاً و کرہاً محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نصب العین سے بلند نصب العین اپنے سامنے کسی نہیں رکھ سکتا۔ یہ نصب العین عام انسانی سطح سے بہت بلند تھا۔ مافوق البشر نصب العین۔ یہ نصب العین کیا تھا؟ خدا اور بندے کے درمیان جو توہمات کے پردے حائل ہو چکے تھے انھیں ایک ایک کر کے اٹھا دینا اور اس طرح خدا کو انسان کے سینہ میں سمو دینا اور انسان کو خدائی صفات کے رنگ میں رنگ دینا باطل خداؤں کے ہجوم میں پاک خدا کا مقدس و معقول تصور پیش کرنا آج تک کسی کسی انسان نے اس کی ہمت نہیں کی اس قسم کے عظیم انسانی کام کا بیڑہ اٹھائے جو اس طرح انسانی مقدمات سے باہر ہو اور اس کے ذرائع اس قدر محدود ہوں اس لئے کہ یہ اس وقت جب اُس نے اس اہم فریضہ کا تصور کیا تھا اور نہ اُس وقت جب اس کی تشکیل کے لئے قدم اٹھایا تھا اُس کے پاس اپنی ذات کا صغیر کے ایک گوشے میں بسنے والے سخی بھرا انسانوں سے زیادہ کوئی ساز و سامان اور ذریعہ ہی نہ تھا۔ اس فطرتی ذرائع کے ساتھ آج تک کسی کسی انسان نے دنیا میں اس قسم کا عظیم اور مستقل انقلاب نہیں پیدا کیا۔ وہ انقلاب

بس کا نتیجہ یہ تھا کہ دوسو سال کے اندر اندر اسلام علماً و اعتقاداً تمام عرب پر حکمرانی کر رہا تھا اور اسی لئے خدا کے نام پر ایران، خراسان، مغربی ہندوستان، شام، مصر، شمالی افریقہ کے وہ تمام علاقہ جو اس وقت تک معلوم ہو سکا تھا۔ مجسمہ روم کے متعدد جزائر اور ہپانیہ تک کو فتح کر لیا۔

اگر نصب العین کی بلندی وسائل کی کمی اور شائع کی درست زندگی انسانی بلوغ کا معیار ہیں تو وہ کون ہے جو اس باب میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقابلہ میں کسی انسان کو پیش کر سکے۔

دنیا کے اوپر بڑے بڑے انسانوں نے صرف اسلحہ، قانون یا سلطنتیں پیدا کیں وہ زیادہ سے زیادہ مادی قوتوں کی تخلیق کر سکے۔ جو اکثر اوقات خود ان کی آنکھوں کے سامنے راکھ کا ڈھیر ہو کر رہ گئیں۔

لیکن اس انسان (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے صرف جوش و عسا کر مجالس قانون ساز و وسیع سلطنتوں قوموں اور خاندانوں ہی کو حرکت نہیں دی۔ بلکہ ان کروڑوں انسانوں کو بھی جو اس زمانہ کی آباد دنیا کے ایک تہائی حصہ میں سمیٹے تھے اور ان سے بھی زیادہ اس شخصیت نے قربان گاہوں و دیوتاؤں مذہب و مناسک، تصورات و معتقدات بلکہ دلوں تک کو ہلا دیا۔ اُس نے ایک ایسی کتاب کی اساس پر جس کا ایک ایک لفظ قانون کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک ایسی قومیت کی بنیاد رکھی جس نے دنیا کی مختلف نسلوں اور زبانوں کے امتزاج سے ایک مستقل جماعت پیدا کر دی۔

یہ لائٹنی اُمت اور باطل خداؤں سے سرکشی و تنفر خدائے واحد کے لئے والہانہ جذبہ و عشق۔ یہ ہیں دنیا میں اس عظیم الشان ہستی کی یاد گاریں۔

انسانی خداؤں کے اہم میں ایک خدا کے تصور کا اعلان بجائے خود

ایک ایسا معجزہ تھا کہ جو نہیں یہ الفاظ اس منادی کرنے والے کی زبان سے نکلے اس نے تمام باطل خداؤں، عبادت گاہوں کو تباہ کر دیا۔ اور ایک تہائی دنیا میں آگ لگا دی۔

اس کی زندگی، اُس کے مراقبات قوم پرستی کے خلاف، اُس کی مجاہدانہ سعی و کوشش اور باطل خداؤں کے غیظ و غضب کو حقارت کی ہنسی سے ٹھکرا دینے کی جرأت، سچی زندگی میں ستوا ترغیر ہر س تک تمام مصائب کے مقابلہ میں استقامت، غنائین کی تکذیب و تمسخر کا خندہ پیشانی سے استقبال۔ یہ تمام مشکلات اور بھڑان کے بعد، ہجرت۔ پھر اُس کی مستقل دعوت و تبلیغ، اپنے مقصد کی کامیابی پر یقین محکم اور نامساعد حالات میں اُس کی با فوق البشر جمعیتِ خاطر، فتح و کامرانی، تحمل و عفو، سلطنت بنانے کے لئے نہیں بلکہ اپنے الہیاتی مقصد کی کامیابی کے لئے اُس کی اُسکیں اور آرزوئیں و وجہ کیف کی دنیا میں اس کی ستوا ترغیر، دعائیں اپنے اللہ سے راز و نیاز کی باتیں اس کی حیات و ممات اور بعد از مرگ اُس کی مقبولیت۔ یہ تمام حقائق کس قسم کی زندگی کی مشہادت دیتے ہیں؟

کیا ایک اختصار پر داز کی زندگی کی یا ایسے انسان کی زندگی کی جسے اپنے دعوے کی سچائی پر غیر متزلزل ایمان ہو اس کا یہی کوہ شکن ایمان تھا جس نے اس میں ایسی لرزہ انگیز اور بے پناہ قوت پیدا کر دی تھی۔ اس نے اپنے عقیدہ کو زندہ اور پابند بنا کر دکھا دیا۔

اس چیز کی وضاحت کے لئے کر کیا نہیں ہے وہ الگ اور یہ لا کا ایک حصہ دنیا سے باطل خداؤں کے مٹانے کے لئے خواہ اس میں تلوار کی بھی ضرورت

کیوں نہ پڑے اور دوسرا حصہ خدائے حقیقی کی مسندِ جلال بچھانے کے لئے
بہت بڑا مفکر، بلند پایہ خطیب، پیغامبر، منقش، سپہ سالار، تصورات و
معتقدات کا خاتم، صحیح نظرِ حیات کو عینی وجہ البصیرت قائم کرنے کا ذمہ دار
اس نظام کا بانی جس میں باطل خدا ذہنوں تک کی دنیا میں دخل نہ
پاسکیں۔

مجدد کے تاریخی کارنامے | ڈاکٹر چارلس ایسوی کا مقالہ
جسے امریکہ کے ایک سہ ماہی رسالہ
مسلم ورلڈ نے اپریل ۱۹۵۰ء میں شائع کیا۔

”آج دنیا میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کام دوسرا اپنے تمام شغلات
(کے) ہر دوسرے نام سے بڑھ کر چلا ہوا ہے جو خود ایک روشن دلیل ہے۔
اسلام کے اقتدار کی۔ اسلام بہت پھیلا ہوا اپنی نہیں دمر کشی سے چین اور
ترکستان سے جنوب مشرقی ایشیا تک، بلکہ بڑا زندہ مذہب بھی ہے وہ اپنے
پیروؤں پر نہ صرف اپنی گرفت ہی قائم کئے ہوئے ہے بلکہ اُس میں دو زافزدن
ترقی بھی ہو رہی ہے اس کا تبلیغی پہلو کبھی بھی ضعیف نہیں رہا۔ یہاں تک کہ
آٹھویں صدی میں جو مسلم سلطنتوں کے سیاسی ضعف کا بدترین زمانہ تھا۔ اُسے
نیاں کامیابیاں حاصل رہیں اور آج بھی افریقہ کے استوائی علاقوں جنوب مشرقی
ایشیا میں اسے برابر تبلیغی کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں۔“

برفولڈ اپنی تصنیف تشکیل انسانیت میں لکھتا ہے :-

(The making of Humanity.)

یورپ کی نشاۃ ثانیہ عربوں کے | یورپ کی حقیقی نشاۃ ثانیہ
اثر کی رہنِ منت ہے | ہندو عویں صدی میں نہیں ہوئی

بلکہ عربوں کے اثر اور ہسپانیہ کی اسلامی ثقافت کے تجدیدی دور کی رہنِ منت ہے

اس نشاۃ ثانیہ کا گہوارہ اطالیہ نہیں بلکہ اسلامی ہسپانیہ تھا۔ یورپ بربریت کے اسفل ترین گہرائیوں میں گر کر جہالت اور ذلت کی تازیکیوں میں ڈوب چکا تھا جب کہ اسلامی دنیا کے شہر بغداد، قاہرہ، قرطبہ وغیرہ تہذیب و تمدن کی سرگرمیوں کے درخشندہ مرکز بن رہے تھے اور وہیں اس حیاست فائنے آنکھ کھول کر جو بعد میں انسانی ارتقار کی ایک نئی شکل اختیار کر لئے والی تھی۔ ہوں ہی اُن کی ثقافت یورپ پر اثر انداز ہوئی وہاں ایک نئی حرکت ظہور پذیر ہوئی۔

آگسٹوٹ کے مدرسہ نمکین ان ہما ہسپانوی مسلمانوں کے جانشینوں کے زیر اثر ماہرین نے عربی زبان اور عربی سائنس سے استفادہ کیا۔

تجرباتی طریقہ کار (استقوائی) سے یورپ کو متعارف کرانے کا سہرا نہ تو راجزیکس کے سر ہے نہ ہی اُس کے بعد اس کے ہم نام کے سراجن بیکن مسیحی یورپ میں مسلم سائنس اور تجرباتی طریقہ کے مبلغین میں سے ایک تھا جس نے کبھی یہ تسلیم کرتے سے انکار نہیں کیا کہ عربی زبان اور عربی سائنس ہی اُس کے ہمعصروں کے لئے حقیقی علم کا ذریعہ تھی۔

یہ بحث کہ تجرباتی طریقہ کار بانی کون نامور تھا۔ وغیرہ وغیرہ مغربی تہذیب و تمدن کے ماخذوں سے متعلق عظیم ترین اجزائیں سے ہے۔ لیکن کے زمانہ تک عربی کا تجرباتی طریقہ کار عام رواج پا چکا تھا اور سارا یورپ میں بڑی سرگرمی سے اس طریقہ کار کا ذوق پیدا کیا جا رہا تھا۔

موجودہ تہذیب اس مہتمم بالشان عطیہ یعنی سائنس کے لئے عرب تہذیب کی زمین منت ہے۔ البتہ اس عطیہ کے ثمرات بڑی مدت میں تیار ہوئے۔

ہسپانوی ثقافت کے انحطاط کے بہت عرصہ بعد اس میں پیرسولی تمدن کے پورے نے پوری بالیدگی حاصل کی نہ صرف سائنس ہی نے یورپ کو نئی زندگی عطا کی بلکہ اسلامی تہذیب کے گوناگوں اثرات نے بھی اس کی خوابیدہ

روح کو گرمی حیات بخشی اگرچہ یورپ کی تمدن نشو و نما میں کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں جس پر اسلامی تمدن کا فیصلہ کن اثر نہ پایا جائے۔ تاہم یہ امر قطعی ہے کہ اس دور جدید کی خصوصی قوت اور اس کی کامیابی کا راز یہی طبعی سائنس اور سائنسی رجحانات ہیں جو آسے عربوں سے ورثہ میں ملے۔

ہماری سائنس بر عربوں کا احسان انقلاب انگیز اور محرک العقول سائنسی نظریات و ایجادات نہیں بلکہ عرب تمدن کا ہماری سائنس پر اس سے کہیں عظیم تر احسان ہے کیونکہ خود اس کا وجود ہی ان کا شرمندہ خلیق ہے۔

یونانیوں نے علم ہیئت اور علم ریاضی دوسرے عالمک سے مستعار لئے مگر ان علوم کو یونانی ثقافت کبھی بھی راس نہ آئی۔ انہوں نے ان علوم کو ترتیب دیا اور نظریات بھی قائم کئے۔ مگر مثبت علم کی تحقیق، سائنس کے دقیق طریقہ تفصیل اور طولانی مشاہدے اور تجربات کے صبر آزما مراحل، یونانی طبائع کی برداشت سے باہر تھے۔ جس کو ہم سائنس کہتے ہیں۔ جس کا آغاز یورپ میں بحسب کا ذوق تحقیقات کے نئے اصول تجربات کے انوکھے طریقوں، مشاہدوں اور ریاضی کی پیمائشوں پر مبنی تھا۔ جن سے یونانی محض ناواقف تھے اور جن سے یورپ کو عربوں نے متعارف کرایا۔

بہت ممکن ہے کہ اگر عرب نہ ہوتے تو موجودہ یورپی تہذیب بھی وجود میں نہ آتی یہ تو بالکل یقینی امر ہے کہ عربوں کے بغیر یورپی تہذیب

عرب نہ ہوتے یورپ کی
تہذیب وجود میں نہ آتی۔

کبھی وہ حیثیت اختیار نہ کر پاتی جو وہ آج ارتقا کی سابقہ منزلوں پر فوٹیت پا رہی ہے۔

زرائع کا مشہور مستشرق
ایڈورڈ مونٹیٹ

اسلام کے عقائد عقل کی
اساس پر قائم ہیں۔

اسلام جو ہر اعتبار سے ایک عقلی و فکری

دین ہے کیونکہ عقل اسلوب (Rationalism) کا مطلب یہ ہے کہ عقائد و انکار

عقل و منطق کی میزان میں پورے اُترتے ہوں اور انہیں ماننے سے انسانی لطافت کو کسی قسم کا بامعسوس نہ ہو۔ دین اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے مجموعی عقائد منطق اور عقل کی اساس پر قائم ہیں۔ خدا کو ماننے کے بعد اس کی توحید کا عقیدہ خالص عقل ہے جسے دجہانی و البانی ہدایات سے مدد ملتی ہے۔ اسلام کی اشاعت میں ہمیشہ ذہن باتوں کو دخل حاصل ہے ایک اس کی سادہ قابل فہم اور فطری تعلیم، دوسرے اس کے عقلی و منطقی دلائل، اس کی سادہ تعلیم سے افریقہ کے وحشیوں نے بھی فائدہ اٹھایا اور اس کی عقلی تعلیم نے یوعلیٰ سینا، فارابی، ابن رشد اور سبکتگین پیدا کئے۔

(پریچنگ آف اسلام انڈیا)

مشرابین واسے اپنی کتاب

The Historical Role of Islam میں لکھتا ہے۔

اسلام کی بدولت یورپ جدید تہذیب کا قائد بنا

تاریخ کے غیر جانبدارانہ اور صحیح مطالعہ کے بعد مسلمانوں کے مذہب کا کلچر سے نفرت کرنا نہایت معیوب ہوگا، ایسا کرنا تاریخ کو جھٹلانا اور ملک کے سیاسی مستقبل پر ضرب لگانا ہوگا۔

مسلمانوں ہی کے ذریعہ یورپ جدید تہذیب کا قائد بنا اب تک یورپ والے علمائے اسلام کے مروجہ منہ پر ہیں۔ بدقسمتی سے ہندوستان اسلامی کلچر کے گراں بہا ترکہ سے فائدہ نہ اٹھا سکا کیونکہ وہ اس قابل نہ تھا اب ہندوستان کی ترقی زندگی کے دور میں دونوں فرقوں کا فرض ہے کہ تاریخ کے اس یادگار صفحہ سے سبق لے کر اپنی تنگ نظری دور کریں۔ یقیناً دونوں کی موافقت سے ایک نیا رجحان اور نئی ذہنیت پیدا ہوگی۔

سرخاس انڈیا اپنی کتاب

The Islamic faith P. S. O. میں لکھتا ہے

تبلیغ کا انتظام نہ ہونے کے باوجود
اسلام کی ترقی کے اسباب

اسلام نے بھی تبلیغ میں انفرادی حصہ نہیں لیا اور کروڑوں پونڈ کجاہزاروں پونڈ بھی اس مقصد کے لئے مخصوص نہیں کئے گئے مگر اس پر بھی اسلام کی اشاعت حیرت انگیز ہے۔ پہلے پوچھئے تو اسلام کے مقابلے میں مسیحیت صرف اس لئے زندہ رہی کہ اُس کے بچانے کے لئے اربوں پونڈ صرف کیا گیا۔ اسلام کی سرعت اشاعت کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ مبلغین اسلام کا عمل دوسروں کے لئے ایک مستقل کشش رکھتا تھا۔ اُن کی مدخل گفتگو اُن کی راست بازی اور راست روی اُن کی رحم دلی و داد دہی اُن کی عبادت، اُن کی پاکیزگی اُن کی دیانت و خلوص اور مذہب کے لئے اُن کا جوش و خروش وہ چیزیں تھیں کہ اچھوتوں اچھوتوں کو مسلمان بنا گئیں۔

اسلام نے اپنے پیروں میں عمل کی جو روح پھونکی تھی اُس کا یہ اثر تھا کہ بے عمل مشنریوں کی اُن کے سامنے پیش نہ گئی۔

اسلامی عبادت کی سادگی پر ایک شخص نے خوب ریاکار کیا ہے :-

Wim Wood reads.

مسلمانوں کی عبادت اس قدر سادہ ہے کہ اس سے زیادہ سادگی کا تصور ہی نہیں ہو سکتا۔ نماز کو دیکھئے اس میں گانے اور ناچنے کی کوئی گنجائش نہیں اور شراب و کباب کا تو کہنا ہی کیا غیر لوگوں کو ایسی عبادت بے خرہ معلوم ہوگی لیکن جو لوگ اپنی عبادتوں میں موسیقی اور رقص بلکہ شراب و کباب کا بھی استعمال کرتے ہیں وہ گواہی دیں گے کہ اسلامی عبادت کی سادگی میں کس قدر دل کشی اور جاذبیت ہے۔ بارہ خوار بھی سمجھ سکتا ہے کہ پدمینکاری کیا چیز ہے اور من لوگوں نے رقص و موسیقی کی عبادت میں شرکت کی ہے وہ بتا سکتے ہیں کہ اسلام کی بے کیف نماز حقیقی اعتبار سے کس قدر پر کیفیت ہے۔ اور محویت و طاری کرنا تو اس کا

ایک معمولی کرشمہ ہے

گیا۔ عیسوی عہد میں عیسوی کا ایک انگریز سیاح جوزف ٹامسن لکھتا

ہے :-

”جب دریائے نائگیر میں ہماری دفعتی کشتی چڑھ کر پربھاری تھی تو دوسروں
میل تک کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی جو میرے خیال میں کسی طرح کی تبدیلی پیدا
کرتی کیونکہ بہت پرستی کے ساتھ مردم خوری اور شراب کی تجارت زور پر تھی
لیکن جب ساحل کاشیہ ملک پہنچے رہ گیا اور میں وسط سوڈان کی شمالی
سرحد پر پہونچا تو لوگوں کی بہت و صورت میں مجھے ترقی معلوم ہوئی مردم خوری
موقوف ہوتے ہی بہت پرستی بھی رخصت ہوئی شراب کی تجارت بھی ختم
ہوئی اور لوگوں کے بدن پر کپڑے زیادہ صاف نظر آنے لگے اور صورتوں میں
ایسی متانت پائی گئی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اخلاقی ترقی شروع ہو گئی
ہے اور ہر چیز سے معلوم ہوتا تھا کہ ضرور کوئی خاص بات ہے جس نے ان
دستیوں پر قدرت پاکر ان کی تلب مامیت کر دی ہے۔ آپ کو یہ سن کر حیرت
ہوگی کہ یہ خاص بات اسلام ہے۔“

”پریچنگ آف اسلام ارنلڈ جیمز“

ارنلڈ جیمز فلسفی اور سائنس دان

جو تمام مذاہب کا منکر ہے۔ اپنی

کتاب محمد کائنات

مسلمانوں کی عبادت و مساجد کا
اثر قلوب پر کیا پڑتا ہے؟

”The Riddle of Universe“ کے چند حصوں میں باب میں لکھا ہے:

”ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ محمدی مذہب نے تاریخی ارتقا کے مختلف

دوار میں توحید خالص کی جو ہریت کو بڑی احتیاط سے محفوظ رکھا ہے یہ ہریت

اور عیسائیت پر اسے اس اعتبار سے خاص توجہ حاصل ہے۔ ہمیں آج

بھی اسلامی توحید کی روح اس کی نماز میں اس کی تبلیغ میں اس کی تعمیرات میں

اور اس کی مساجد میں صاوت نظر آ سکتی ہے۔ جب میں پہلی مرتبہ ۱۸۹۹ء میں سفر پر نکلا اور قاہرہ، سمرنا، بروحدہ اور قسطنطنیہ کی مساجد کو دیکھنے کا اتفاق ہوا تو مجھے مساجد کی اندرونی و بیرونی سادگی اُن کی خوبصورتی اُن کی سجاوٹ بہت پسند آئی۔ ان مساجد کی سادگی کا مقابلہ کرو ان کی تھوڑے گرجاؤں سے جن کے اندرونی حصے تصاویر اور مجسموں سے بھرپور ہیں اور جن کے بیرونی حصے انسانی اور حیوانی تصاویر سے لتھڑے ہوئے ہیں اور پھر خدا کے سامنے خاموش عبادت رقصائیز طریقہ سے قرآن کی تلاوت، کہاں گرجاؤں کا شور و غل اور تھیٹر کے سے مظاہرے اور کہاں مساجد کی خاموش فضا اور عبادت گزاروں کی ثباتِ عبودیت ۱۸۹۹ء

اسلام نے جس توحید کا سبق دیا
اس کی مثال نہیں ملتی

مشرعین
جو اپنے دور کا ایک سیاسی مفکر ہے

اپنی کتب "The anatomy of The Peace P78" پر لکھتا ہے

"اسلام نظریہ توحید کا سب سے بڑا علمبردار ہے جس قدر اُن نے صدیوں تک دنیا کے مختلف لوگوں کو توحید کا سبق دیا اور کوہِ اطلس سے ہالیو تک انسانی وحدت کا تصور پھرنکا بالآخر اس نیشنلسٹ (قومی) گروپ میں شامل ہو گئے۔ جن کا معبود قوم (وطن) ہے اور پھر مسلمانوں نے قوم پرستی (Nationalism) کو وہ درجہ دیا جس کے سامنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم بیچ ہو کر رہ گئی۔ ترکی میں پان تورا نزم کو سرورِ ہوا جنوب میں پان عرب تحریک سرورِ ہوا جو صرف عرب قبائلی کو اپنے دائروں میں لے سکتی تھی۔ مشرق میں ہندوستان ہے جہاں کے مسلمانوں کو نیشنل لینڈنگ (قومی احساس) کا نوکر بنایا جا رہا ہے اور اس کے لئے نیا نعرہ ایجاد ہوا ہے یعنی پہلے ہندوستان بعد میں مسلمان۔

سوئٹ روس کے مسلمانوں میں سویت نیشنلزم کا پیغام کام کر رہا ہے یہ لوگ سوائے اس کے کچھ نہیں چاہتے کہ اپنے قومی بتوں کی پرستش کریں اور ان کی اپنی نیشن اسٹیٹ ہو مگر یہ دنیا کی کتنی بڑی ٹریجڈی ہے کہ نیشنلزم (وطنیت) کو اتنا قیمت کی جنگ دی جا رہی ہے اور عالمی شہہ چند گروہوں میں محدود کیا جا رہا ہے۔ دراصل یہ نیشنلزم قبائلیت کا دوسرا نام ہے جو تمام مصیبتوں تباہیوں کی جڑ ہے۔“

مسلمان خود کو خدا کے حوالے کر دے | اپنا جی ویز تاریخ عالم کا
یہ انسانیت کیلئے بہترین تعلیم ہے | مصنف اپنی کتاب

(First and Last Things) P. 76 پر لکھتا ہے :-

”اسلام کی یہ تعلیم کہ ایک مسلمان سب کچھ خدا کے حوالے کرے اور اپنے اندر (دعا و غیرہ کے ذریعے) تنظیم پیدا کرے۔ گو عقلی اعتبار سے محدود ہی کیوں نہ ہو لیکن وہ انسانیت کے لئے ایک بہترین اور قابل احترام تعلیم ہے اسلام کی اسپرٹ موجودہ دنیا کے تمام تقاضوں کی تکمیل کرتی ہے۔ اس لئے رڈ بارڈ سیمپلنگ نے جب خدا کے تصور کو پیش کرنا چاہا تو اسے اسلام کے پیش کئے ہوئے خدا کے سوا کوئی اور خدا نہ چل سکا۔“

انگلستان کا شہرہ آفاق دھرمی
جوزف میکان مصنف و شاعر ایلیو بریٹیا

برطانوی امریکی لٹریچر کی
سب سے بڑی حشرانی

کے صفحہ ۲۵ پر لکھتا ہے :-

”برطانیہ اور امریکہ کے تاریخی لٹریچر میں سب سے بڑی خرابی یہ نظر آتی ہے کہ اوس میں عرب و ایمان کے تمدن کے عظیم الشان آثار کو دانستہ چھپایا گیا ہے خود ہمارے ملک انگلستان کے جن ممتاز اہل قلم

اشخاص نے کیمبرج میڈیول ہسٹری مرتب کی ہے انہوں نے بھی عربوں کی ثقافت
 تمدنی و علمی خدمات کے لئے صرف سو صفحات وقف کئے ہیں حالانکہ عیسائیوں
 کے معمولی اور چھوٹے کارناموں کے تذکرے ہیں اس تاریخ کے سینکڑوں صفحات
 بھروسے بڑے ہیں، اسی طرح کوئی برطانوی اسکالر ایسا نہیں ملتا جس نے
 عربوں کی علمی خدمات پر بھرپور بحث کی ہو یا انہیں سسرال ہو حالانکہ یہ واقعہ
 ہے کہ ستہ سے ستہ عرصے جو بحیثیت کا تاریک ترین زمانہ ہے عربوں
 نے اپنی شاندار تہذیب کو برتھمال سے ہندوستان تک پھیلایا اور یہ بھی
 حقیقت ہے کہ ان کا تمدن ہر اعتبار سے یونانی تمدن پر بہت بڑی فوقیت
 رکھتا تھا آج اسپین کی کل آبادی دو کروڑ چالیس لاکھ ہے مگر عربوں کے زمانہ
 میں نصف اسپین کی آبادی تین کروڑ سے کسی طرح کم نہ تھی اور انہوں نے اس
 حصہ کو خوش حالی اور علم کی دولت سے مالا مال کر رکھا تھا۔

عربوں کے زمانہ میں صقلیہ (سسیلی) کی آبادی اس وقت کے اٹھ لاکھ
 سے تقریباً دو گنی تھی۔ اس میں بھی سری تہذیب و تمدن کا گلشن خوب لہلہایا
 اور ساتھ مصر، ایران و شام میں بھی اس کی خوشبو پھیلی۔ اُس وقت مسلمانوں
 کے زیر تحکیم کوئی ملک ایسا نہ تھا جس کی آبادی ڈھائی لاکھ سے دس لاکھ
 تک نہ پہنچی ہو۔ حالانکہ اس زمانہ میں لندن، پیرس اور روم کی آبادی تیسری
 ہزار سے زائد نہ تھی۔

اب تمام ممالک میں مطالعہ کے لئے سینکڑوں کتاب خانے تھے جس میں
 کتابوں کی لاکھوں جلدیں ہر وقت موجود رہتی تھیں۔ بھلا اس وقت کے
 عیسائی ممالک عرب تمدن کا کیا مقابلہ کر سکتے تھے !

عرب یونیورسٹیوں میں سائنس کی عام تعلیم دی جاتی تھی جس کا یورپ
 کے عیسائیوں اور علم دوستوں نے غیر مقدم کیا ہے اور اُسے سیکھ کر اپنے ممالکوں
 میں بھی سائنس کی اشاعت کی۔ یہ میرا ہی خیال نہیں ہے بلکہ ڈاکٹر

جی سارٹن نے اپنی کتاب انٹروڈکشن ٹو دی ہسٹری آف سائنس میں اور
ڈاکٹر ایس انشا ویم نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے۔
مزید اور لکھتا ہے :-

”عربی تمدن نے اپنے زیر اثر ممالک میں رعا داری، آزادی، سماجی انصاف
صفائی، ہمدردی اور عام خوش حالی کو جس طرح عام کیا ہے اُس کی نظیر
عیسائی دنیا صدیوں تک نہ پیش کر سکے گی۔ مغربی مورخوں نے عربوں کی ان
شائدار خدمات اور بے نظیر تمدن کو دبانے اور مٹانے کی کوششیں کی ہیں اور
اُس کی جگہ ایسے جھوٹے واقعات گھڑے ہیں جن سے یہ ثابت ہو کہ عیسائیت
ہی نے دنیا کو یہ نعمتیں عطا کی ہیں۔ وہ چلتے چلتے عرب تمدن کا جوڑ صرف صلیبی
جنگوں سے ملا دیتے ہیں اور یہ بات بھول جاتے ہیں کہ صلیبی جنگوں سے پہلے
عربوں نے سسلی کی راہ سے اٹلی کو علم تمدن سے مالا مال کیا۔

خلاصہ یہ کہ اسپین اور سسلی کا عربی تمدن ہی وہ روشن چراغ تھا جس
بے سارے یورپ کو بیدار ہونے میں مدد دی۔ اور اُسے اپنی جہالت و قوہات
سے نجات پانے کا موقعہ دیا۔

ڈاکٹر ڈبلیو۔ آر۔ پتھور،
ایک دہریہ سے گفتگو کرتا
ہے دہریہ خدا کے وجود
کے تمام دلائل سے بے اعتنائی

صرف مذہب اسلام ہی وہ دین ہے جو
عقلی مزاج سے ربط قائم کر کے خدا کے
وجود پر روشنی ڈالتا ہے۔

کا اظہار کرتا ہے اور آخر میں کہتا ہے :

”ہمیں نے ہر مذہب کے دلائل کا مطالعہ کیا اور ہر مذہب نے مجھے دور
پھینکنے کی کوشش کی خدا کے وجود پر جو دلیل زبردست سمجھ کر پیش کی گئی وہی
دلیل سب سے زیادہ کمزور اور خام ثابت ہوئی صرف خدا کا وہ تصور جسے اسلام
پیش کرتا ہے ایک ایسا تصور ہے جس کے سامنے ٹھہرنے، جس پر غور کرنے اور

جسے سننے کو جی چاہتا ہے۔ صرف یہ ہی مذہب ایسا ہے جو عقلی مزاج سے ربط قائم کر کے خدا کے وجود پر روشنی ڈالتا ہے۔

ڈاکٹر پوتھر
اپنی تصنیف جدید دنیا
اسلام میں لکھتا ہے :-
”عرب اپنی حکومت

مسلمانان عرب خداداد اوصاف سے
متصف اور شائستہ صفات کے
حامل تھے

کے مستحکم کرنے کے طریقے خوب جانتے تھے یہ کوئی خون کے پیاسے وحشی نہ
تھے جو لوٹ مار اور غارت گری کے خواہشمند ہوتے۔ برخلاف اس کے وہ
جلی طور پر خداداد اوصاف سے متصف اور ان شائستہ صفات کو جو قدیم
تہذیبوں سے حاصل ہو سکتی تھیں۔ سیکھنے کے مستحق تھے۔ یہ فاتحین اور مصلحین
ایک ہی مذہب کے پیرو ہو گئے ایک دوسرے سے منا کحت کرتے لگے اور ملت
کے ساتھ ایک دوسرے میں ضم ہو گئے اس اختلاط نے ایک جدید تمدن
یعنی عربی تہذیب پیدا ہوئی۔ عرب کی طبعی قوت نے یونانی، رومی، ایرانی،
تہذیب کو مستحکم کر دیا، اور عربی ذہانت اور اسلامی روح نے اس پر جلا
کمر کے اپنی تہذیب میں ملا لیا۔

پہلی تین صدیوں (۶۱۰ء سے ۶۶۰ء) میں بلاد اسلامی دنیا کے سب سے
زیادہ مہذب اور سب سے زیادہ ترقی یافتہ حصے تھے ان میں جا بجا روئیں،
مشہر عالیشان مسجدیں اور پرسکون درسگاہیں تھیں جن میں دنیائے قدیم کی
حکمت کی حفاظت اور تدریس جاتی تھی۔ نصرانی مغرب سے جو ازمہ مظلمہ کی
تدبیرک شب میں چھپا ہوا تھا اسلامی مشرق کا کھلا ہوا مقابل تھا۔

میں پیغمبر اسلام کی تعلیمات کو سب سے
بہتر سمجھتا ہوں۔
گاندھی جی نے اپنے ایک
بیان میں جو سالہ ایمان

ضلع لاہور اگست ۱۹۳۷ء میں شائع ہوا تحریر کیا :-

”وہ روحانی پیشوا تھے بلکہ میں ان کی تعلیمات کو سب سے بہتر سمجھتا ہوں۔ کسی روحانی پیشوا نے خدا کی بادشاہت کا پیغام ایسا جامع نہیں دیا جیسا کہ پیغمبر اسلام نے“

حضور کی بعثت تاریخ کا ایک معجزہ ہے | پرونیسرو گھوپتی ہمارے

فراق ایم۔ اے، نیکھاراہ آباد یونیورسٹی کا بیان جسے ربیع الاول ۱۳۵۷ھ میں رسالہ پیشوا دہلی نے شائع کیا :-

”میں حضرت پیغمبر اسلام کی بعثت کو ان کی شخصیت اور ان کے کارنامہ ہمارے زندگی کو تاریخ کا ایک معجزہ سمجھتا ہوں“

آپ اپنے زمانے کے بہت بڑے پیغمبر، توحید کے علمبردار اور حقانیت کے طرفدار تھے۔ | جناب پنڈت ہر دے پرشاد کا بیان

جسے رسالہ پیشوا دہلی نے ربیع الاول ۱۳۵۷ھ میں شائع کیا :-

”اگر مجھ سے کوئی دریافت کرے کہ حضرت محمد کون تھے؟ تو میں اس کے جواب میں بڑا کہوں گا کہ آپ اپنے زمانہ کے بہت ہی بڑے بزرگ پیغمبر اور توحید کے علمبردار حقانیت کے طرفدار سچائی کے دلدادہ اور ایشور کے پرستار تھے آپ کی اصلاح قابلِ یاد تھی اور ناقیامت رہے گی“

دوسرے نبی روحانی بادشاہ تھے | جناب بھگت راؤ صاحب اور حضور روحانی شہنشاہ تھے | ایڈووکیٹ مری، ماخذ غازیان ہند

”سری رام چندر بھگوان کرشن جی، گورو نانک، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ“ یہ سب روحانی بادشاہ تھے اور میں کہتا ہوں کہ انہیں ایک

روحانی مشہد شاہ بھی ہے جس کا مقدس نام محمد تھا جس کے مسخے ہیں محمد کے
 گئے اور جس کی پوری زندگی کے متعلق کچھ کہنا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہر
 ایک پر فیاد مرے اگر دنیا میں بہت کچھ کیا مگر حضرت محمدؐ نے دنیا پر اس قدر
 احسان کئے ہیں جن کی مثال نہیں مل سکتی ۵

آپ کی سیرت ہر اعتبار سے سبق آموز ہے | جناب پندت
 سید اعلیٰ صاحب

”پیشوائے دین اسلام حضرت محمدؐ کی زندگی دنیا کو بیشمار قیمتی سبق
 پر مٹاتی ہے اور تقریباً اس شخصیت کی زندگی ہر حیثیت سے دنیا کے لئے سبق
 آموز ہے۔ بشرطیکہ دیکھنے والی آنکھ، سمجھنے والا دماغ محسوس کریں والا دل ہو ۵
 (معجزات اسلام ص ۲۵۷ بحوالہ

بکرنوٹ سنہ ۱۹۶۶ء)

آپ نے مال و دولت پا کر بھی عیش نہ کیا۔ | جناب لالہ پریم جس داے
 صاحب بی اے دہلوی

”اسلام کے بانی کو جن مصیبتوں تکلیفوں کا سامنا ہوا وہ اپنی نظیر
 آپ ہے۔ آپ کو جن سخت سے سخت مصیبتوں دکھوں سے گزرنا پڑا، ان
 میں سے شاید کوئی بھی نہیں گزرا۔ آپ اگرچہ روم و ایران کے بادشاہوں کے
 فتح کرنے والے تھے۔ بادشاہی خزانے آپ کے سامنے پڑے ہوئے تھے مگر
 آپ نے بادشاہوں کی طرح عیش و آرام کرنے کے بجائے بھوک پیاس اور غریبی
 کو ہنسی خوشی سے برداشت کیا آپ کے پاس مال و دولت کی کسی نہ تھی، مگر
 آپ کو فطرنا مال و دولت، دنیا کے عیش و آرام سے کوئی دلچسپی نہ تھی اسی طرح
 اگر آپ کے ماننے والے آگے چل کر مال و دولت کی طمع نہیں کرتے تو ہندو
 مسلمانوں کی ایسی تفریق قائم نہ ہوتی جو اب ہے ۵

(رسالہ مولوی سنہ ۱۳۵۲ھ)

حضور کا فیض دنیا کے ہر گوشہ میں پہنچا | جناب بابو جگ کرشنر صاحب
غلاموں کے حقوق بھائیوں کے برابر ہو گئے | بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ ایل۔

حضرت محمدؐ کی زندگی آپ کی تعلیم کی بنیادی چیزوں کو دیکھ کر ہر شخص
آسانی سے اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ آپ نے دنیا پر بہت کچھ احسانات
کئے ہیں اور دنیا نے بہت کچھ آپ کی تعلیمات سے فائدہ اٹھایا ہے صرف
ملک عرب ہی پر حضرت کے احسانات نہیں بلکہ آپ کا فیض تعلیم و ہدایت
دنیا کے ہر گوشہ میں پہنچا۔ غلامی کے خلاف سب سے پہلے آواز حضرت
ہی نے بلند کی اور غلاموں کے متعلق ایسے احکام جاری کئے کہ ان کے حقوق
بھائیوں کے برابر کر دیئے۔

غور قیوں کا درجہ بلند کر دیا | آپ نے عورتوں کے درجہ کو بلند
کر دیا۔ سود کو قطعاً حرام کر کے

سویہ داری کی جڑ پر ایسا کھنڈا مارا کہ اُس کے بعد یہ درخت اچھی طرح پھل
نہا سکا۔ سود خواری ہمیشہ دنیا کے لئے لعنت رہی ہے۔

مسافات کی طرف ایسا عملی قدم اٹھایا کہ اس سے قبل دنیا
مسافات | اس سے بالکل نا آشنا نادان تھا۔

توہمات کا قلع قمع | حضرت محمدؐ نے نہایت پر زور طریقہ
سے توہمات کے خلاف جہاد کیا نہ صرف

یہ کہ اپنے پیروں کے اندر سے اس کی زنج و بنیاد اکھاڑ کر پھینک دی،
بلکہ دنیا کو ایک ایسی روشنی عطا کی کہ توہمات کے بھیانک پہرے اور
اُس کے خدوخال سب کو نظر آ گئے۔

آپ کی زندگی کا مقصد موت و حیات
 جن کے متعلق اہم زاویوں کا پرچار تھا

”دولت و عزت جاہ و شہرت کی علامت خواہش سے آنحضرتؐ نے اسلام کی بنیاد ڈالی۔ شاہی تخت و تاج اُن کے نزدیک ایک ذلیل و حقیر تھے تھی۔ تخت شاہی کو آپؐ ٹھکراتے تھے۔ رنبوی و جاہست کے بھوکے دہتے۔ اُن کی زندگی کا مقصد تر موت و حیات کے متعلق اہم زاویوں کا پرچار تھا۔“

(اخبار مدینہ بجنور۔ جولائی ۱۹۲۳ء)

آنحضرتؐ کی سیرت طیبہ

جناب لالہ مسعود علی لال۔

”زمانہ جاہلیت کی ذہریلی آب و ہوا اور ایسے ہلاکت خیز ماحول میں ایک شخص پرورش پا کر جوان ہوتا ہے اور اُس کی یہ حالت ہے کہ اس کے مقدس اہل و عیال نے کبھی غریب کو نہیں چھوڑا۔ اُس کی پاک نگاہ کبھی نسوانی حسن و جمال کی دلفریبیوں کی طرف متوجہ نہیں ہوئی وہ کبھی قتل و غارت میں شریک نہیں ہوا کبھی کسی کو برا نہیں کہا۔ کسی کی دل آزاری نہیں کی و تار بازی میں کبھی حصہ نہیں لیا اور لوگ جو محن ہوں یا مبتلا تھے۔ اُن میں سے ایک بھی اُس نے اختیار نہیں کیا۔“

(اخبار مدینہ بجنور۔ جولائی ۱۹۲۳ء)

اسلام کی وحدانیت ایک
 آتش خیز پہاڑ تھا۔

جناب لالہ راجپت رائے

” اسلام کی وحدانیت

کیا تھی۔ ایک آتش خیز پہاڑ تھا جس کی اُبلتی ہوئی لہر کے سامنے نہ بت پرستی ٹھہری نہ آتش پرستی، نہ انسان پرستی ٹھہری نہ بیٹے پرستی ٹھہری، جہاں تک پہنچا۔

راستہ میں صفائی کرتی چلی گئی۔“

(مہرشی دیا مندا اور ان کا کام مصنفہ لالہ لاجپت رائے)

جناب پنڈت دوپکار دہی

سیلون لوامی

آپ نیک ترین پیغمبر اور رحم دل تھے

”میں نے جہاں تک تاریخوں کا مطالعہ اور چھان بین کی میری تحقیق میں ثابت ہے کہ مسلمانوں کے مذہب میں پیشوا حضرت محمدؐ بڑے نیک اور رحمدل و مہربان تھے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ آپ کے ظاہر ہونے سے پہلے دنیا تاریکی میں پڑی ہوئی تھی۔ یورپ میں ایک بہت بڑا بت ڈول تھا لوگ اسی کو ایشور مانتے تھے۔ اصلی پرما تھا کو بھولے ہوئے تھے۔

ایران میں آگ کی پوجا پاٹ کی جاتی تھی۔ اصلی خالق سے کوئی واسطہ ہی نہ تھا۔ چین کے رہنے والے اپنے بادشاہ کو خدا کا نائب سمجھتے۔ عرب میں بت فروش کی پوجا ہوتی۔ بت فروش کو چھوٹا خدا سمجھا جاتا۔ زنا کاری، نشہ بازی، ٹاکہ زن، خوتخواری، جنگ و جدال انسانی اخلاق بستے ہوئے تھے۔ ایسے حالات میں حضرت محمدؐ نے جنم لیا۔

بڑے بے انصاف ہیں وہ لوگ جو ان کی ذات پر خود غرضی کا الزام لگاتے ہیں۔ انھوں نے جو کچھ کیا وہ پرما کے واسطے کیا اور پرما کے ہی حکم سے کیا آج دنیا میں ان کے ماننے والے کروڑوں کی تعداد میں ہیں جو ایک خدا کے ہی آگے سر جھکاتے اور اس کی پرستش کرتے ہیں۔

حضرت محمدؐ کی تعلیم نے جو اثر دکھلایا اور ان کے سبب جو برکتیں دنیا میں پھیلی ہیں۔ ان کا ثبوت عرب کے لوگوں کے اخلاق و اطوار سے ملتا ہے کہ وہ کیسے مہربان، نواز اور کیسے مہذب ہو گئے۔

(اسوفا النبی ص ۱۱)

اسلامی اصول پر عمل کرنے سے
دنیا میں امن پھیل سکتا ہے

”لیگ آف نیشنز نے دنیا میں امن پھیلانے کی بھد کوشش کی ہے لیکن اگر
اسلامی اصول پر کوشش کی جاتی تو دنیا میں کبھی کا امن پھیل چکا ہوتا۔“
(رسالہ ایمان جون ۱۹۳۷ء)

پیغمبر اسلام نے دنیا کے علمی کارناموں
کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔

”حضرت محمدؐ کے جنم سے پہلے قریب قریب تمام دنیا پر اندھیرا چھایا ہوا تھا اور
بجائے علم کے وہم کی پوجا ہو رہی تھی پرانے علوم تہذیب و تمدن کے نقوش مٹ
رہے تھے۔ اوہام کا دور دورہ تھا۔ ایسے وقت میں آپؐ نے عرب میں جنم لے کر دنیا
کے علمی کارناموں کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔ اسل پارے میں آپؐ کی تعلیم
ہے کہ ایک عالم کی روشنائی شہید کے خون سے بہتر ہے۔ گویا ایک
عالم کا وجود اس شخص سے بہتر ہے۔ جو اپنے ملک و وطن کی خدمت میں
مارا جائے۔“

(رسالہ مولوی دہلی ۱۳۵۲ء)

آپؐ کی وطن پروری

”اسلام کے بانی کی زندگی میں مجھے جو چیز سب سے زیادہ پیاری
لگتی ہے وہ آپؐ کی وطن پروری ہے جہاں سے ہمارے مسلمان بھائی بہن
کچھ سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ وطن پروری میں آپؐ کا ایک مشہور مقولہ ہے :
”وطن کی محبت ایمان کی علامت ہے۔“

ایک دفعہ آپ کا عرب کے سرکاروں نے بائیکاٹ کر دیا اور سب نے اتحاد کیا کہ کوئی شخص آپ سے اور آپ کے خاندان سے تعلق نہ رکھے اس کے بعد آپ ایک پہاڑی میں پناہ گزین رہے اور سخت سے سخت تکالیف اٹھائیں۔ جب مکہ میں قحط پڑا تو یہی لوگ آپ سے دعا کرنے آئے، اور کہا اسے محمدؐ آپ کے وطن کے لوگ پریشانی و تکلیف میں مبتلا ہیں کچھ بھوکے ہیں آپ خدا سے بارش کی دعا کریں۔ آپ نے دعا کی، خوب بارش ہوئی جس سے قحط دور ہو گیا۔ الخ۔

رسالہ مولوی دہلوی ۱۳۵۶ھ

دینی بزرگی دنیوی عظمت اُن کے حضور
ہاتھ باندھے کھڑی ست۔

بناب لار

شعبہ اس :-

حضرت محمدؐ کی شان میں میرے جیسے ناہیض کا گزارش یا عرض کرنا گستاخی ہے ادنیٰ چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ کیونکہ حضرت ولیوں کے ولی، پیروں کے پیرو، آسمان نبوت کے سورج، مادیانِ ظاہر کے سہ تاج، راہنایانِ دین کے رہبر تھے۔

جس طرح آفتاب کو کسی چراغ کی ضرورت نہیں ہوتی اسی طرح کسی انسان کی مدد سرائی اس کی عظمت کو بڑھا نہیں سکتی۔ دینی بزرگی دنیوی عظمت اُن کے حضور ہاتھ باندھے کھڑی ہیں اگر کسی کے نام کو دریا انسان سرکشوانا سعادت خیال کرتے ہیں تو وہ حضرت محمدؐ ہیں اگر دن میں پانچ مرتبہ ارادت و سچائی کے ساتھ کسی کا نام ورد ہوتا ہے تو وہ بھی رسول مقبول ہیں اگر دنیا بھر کی بے شمار مسجدوں کے مؤذن کے لئے نام کی اذان دیتے ہیں تو وہ یہی خاتم المرسلین ہیں اگر کسی کے نام پر کھڑا تلواریں میاؤں سے نکل کر چمک جاتی ہیں تو وہ یہی سورکاشات ہیں۔
(نظام المشائخ ۶ ص ۲۷)

نبانی اسلام نے وحدانیت و مساوات کے
اصول دنیا کو سکھائے، اس کا سہرا آپ کے سر رہا

جناب لالہ راہچند
بے ایل ایل بی لاہور

”وحدانیت و مساوات یہ دونوں بے بہا اصول دنیا کو حضرت نبی اسلام
نے دئے۔ حضرت محمد علیہ السلام انسانی جماعت کے سبک بڑے رہنا اور ادا رہی ہیں۔
جب تک وحدانیت اور مساوات کے اصول دنیا کو دستیاب نہیں ہوتے اس
وقت تک فیضِ رسائی کا سہرا محمد علیہ السلام کے سر رہے گا۔“

(معجزات اسلام ص ۶۷)

جمہوریت و مساوات اخوت کا درس
پیغمبر اسلام نے سکھایا۔

جناب لالہ رام لال درماہا
ایڈیٹر اخبار پیچ دہلی۔

”جمہوریت اخوت، مساوات یہ عطیات ہیں جو حضرت محمد نے
بنی نوع انسان کو عطا کئے۔“

(تاریخ القرآن)

عالمگیر اخوت کا درس سب سے پہلے
اسلام ہی نے دیا۔

جناب مشران لے بکھیا تھن برہما

”اسلام تو حید ذاتِ باری تعالیٰ کا علمبردار ہے۔ یہ ایک ایسا بلند تعمیل
ہے جو دوسرے مذاہب میں موجود نہیں ہے۔ قرآن پاک کی ہر سورت میں
خدا کا حسین و جمیل تعمیل موجود ہے۔“

عالمگیر اخوت کا درس سب سے پہلے اسلام ہی نے دیا اسلام انسانی زندگی
میں ایک زندہ طاقت ثابت ہو سکتا ہے۔“

(تاریخ القرآن)

رسول عربی کی تعلیم نے عربوں کو | جناب ڈاکٹر گوگل چند پی ایچ ڈی
تمام مغربی دنیا کا استاد بنا دیا | پیرسٹرایٹ لار - لاہور۔

”غیر تربیت یافتہ اہل عرب ہیں جب رسول عربیؐ کی تعلیم نے نئی روح
پھونک دی تو وہ ساری مغربی دنیا کے استاد بن گئے اور فتح و نصرت کا پھر پرا
ایک طرف بنگال دوسری طرف ہسپانیہ میں لہراتے دکھائی
(آریہ مسافر جالندھر - دسمبر ۱۹۱۲ء ص ۱۱)

اعلیٰ اخلاق | جناب بابرکٹ دھاری پرشاد بی بی ایل بی وکیل گیانا بہار
”حضرت محمدؐ کی تعلیمات کی طرح آپ کے اخلاق بھی بہت بلند تھے۔“
(تذکرۃ القرآن)

آپ کا ہر قول فعل راستی کے | جناب راجہ راجہ پرشاد صاحب
ساچے میں ڈھلا ہوا کھٹا۔ | بی بی ایل ایل تیلو تھو اسٹیٹ

”آپ کا ہر قول و فعل استقامت راستی کے ساچے میں ڈھلا ہوا تھا۔
اور آپ کا کوئی قدم اخلاق کے جادہ مستقیم سے منحرف نہ تھا۔“
(تذکرۃ القرآن)

رسول کریم کی زندگی سراپا عمل ہے | جناب ہرنس جلا جہ نرسنگہ گڈہ

”حضرت محمدؐ کی زندگی سراپا عمل اور ایثار کا مرتع ہے۔ حضورؐ نے جہالت
کی اصلاح فرمائی اور اسے اپنی انتھک کوششوں سے جگمگا دیا۔ یہی وجہ ہے
کہ ساری دنیا میں پیغمبر اسلام کا نام روشن ہے۔“

(رسالہ ایمان پٹی لاہور جون ۱۹۹۳ء)

حضور کی زندگی انسانیت کا
اعلیٰ ترین نمونہ ہے۔

جناب دار بر جوہن مرہب مہارگیر نورالدی

”حضرت محمدؐ کی زندگی انسانیت
کا اعلیٰ ترین نمونہ ہونے کے ساتھ ہی علم سے مالا مال ہے۔ انھوں نے فرضِ شہری
خدمتِ انسانی کی زندہ مثال پیش کی۔ تیس سال کے قلیل عرصہ میں اُبت پرستی
وہم پرستی کو شاکر و عدانیت کا سبق پڑھایا۔“

(رسالہ پیشوا - ربیع الاول ۱۳۵۶ھ)

حضور کے ساتھ تائیدِ غیبی شامل تھی
جو لازمہ نبوت ہے۔

جناب پنڈت امر ناتھ زشی
دیال باغ آگرہ۔

”سیرتِ نبویؐ کو بنظرِ غور دیکھنے سے یہ بات باسانی ذہن نشین ہو جاتی
ہے کہ پیدائش سے لے کر وفات تک ہر حال میں آنحضرتؐ کو تائیدِ غیبی حاصل رہی
وہ لازمہ نبوت ہے۔“

(رسالہ پیشوا - ربیع الاول ۱۳۵۶ھ)

آپ کی زندگی اخلاقِ عالیہ اور
ایشیاء و مستربانی کا نمونہ تھی۔

جناب ڈاکٹر جے کارام برہما۔
”حضرت محمدؐ نے اخلاقِ عالیہ
کی تعلیم ہی نہیں کی بلکہ ان اصولوں

پر عمل بھی فرمایا۔ ان کی زندگی ایشیاء و تربانی کی زندگی تھی۔“

(رسالہ پیشوا - ربیع الاول ۱۳۵۶ھ)

حضور کی سیرت طیبہ حکومت
یا کر بھی منسوق نہ آیا۔

جناب مرہب گل کشور گتہ بی۔ اے۔
ای۔ ایل۔ بی۔ وکیل۔ دہلی۔

”کوئی شخص فیک فیک کے ساتھ محمدؐ کی زندگی کا مطالعہ کرنا چاہے تو

اس کے لئے بیدارمان موجود ہے اور وہ اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ فی الواقع حضرت محمدؐ دنیا کے بہت بڑے آدمی تھے۔ انھوں نے دنیا کو بہت کچھ فائدہ پہنچایا جہاں تک ان کی زندگی کا تعلق ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ساری عمر نہایت سادہ زندگی بسر کی، کسی قسم کا عیش و آرام نہیں کیا حالانکہ ایک وقت وہ بھی تھا کہ سارا جزیرہ العرب آپ کے قبضہ میں آگیا اور آپ یورپ کے حجاز کے بادشاہ ہو گئے۔

ہزاروں لاکھوں روپیہ آپ کے پاس آتا مگر اس کے باوجود آپ کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ وہاں کھجور کے جھونپڑے میں رہنا، پیوند کے کپڑے پہنتا، جو کی روٹی کھانا وہ بھی پیٹ بھر کے نہیں ٹماٹ پر سونا اپنے کپڑے خود دھو لینا جوتی خود گانٹھ لینا، اپنے لئے کوئی امتیاز جائز نہ رکھنا نہ مسند نہ گاؤں تکبہ نہ دریاں نہ جوددار۔ زمین پر سب کے برابر بیٹھنا جس نے آپ کو اس طرح نہ دیکھا ہو آپ کو پہچان نہیں سکتا تھا کہ اس مجمع میں محمدؐ کون سے ہیں؟

۲۳ سال کی مدت کو دیکھو اور اس انقلاب کو دیکھو جو محمدؐ نے پیدا کر دیا۔ آپ کے اس کا زہم کو دیکھنے اور ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے بعد تاہم یہ کہ آپ کی عظمت اور بڑائی دل میں اپنی جگہ نہ پیدا کرے۔

یہ کیسی حیرت انگیز بات ہے کہ جو ملک دنیا میں سب سے بدتر حالت میں پڑا ہوا تھا اور جس کے باشندوں کا شمار حقیقتاً انسانوں میں نہیں ہوتا تھا وہ ملک اور وہ قوم صرف ایک شخص کی کوششوں سے صرف ۲۳ سال کی مختصر مدت کے اندر اس قدر بدل گئی کہ جانوروں سے انسان اور انسان سے دیوتا بن گئے جو کسی شمار و قطار میں نہ تھے وہ دنیا کو ہدایت کا سبق دینے لگے جو قتل و غارت کا پیش کرتے تھے وہ حکمران بن گئے۔

دنیا کے تخت و تاج اُن کے قدموں پر نثار ہونے لگے جن پر جہالت سایہ نگیں
تھی وہ علم کی مشعل ہاتھ میں لے کر دنیا کو علم کا درس دینے لگے۔

یہ حیرت انگیز انقلاب کیا معمولی انسانی کوششوں سے ہو سکتا ہے جب
ایک قدرت کی طرف سے اُس انسان پر برکت و نصرت نازل نہ ہو ہی رہے
ہے کہ یہ حضرت محمدؐ کو خدا کا خاص مقبول بندہ کہتا ہوں جن کو خدا نے
اپنا ایک مشن پورا کرنے کے لئے بھیجا جس کی اس وقت ضرورت تھی اور
حضرت محمدؐ نے اس مشن کو پورا اور کامیاب بنایا۔

(رسالہ مولوی دہلی ۱۳۵۲ھ)

ذات پات اونچ نیچ کے بندھن ٹوٹ گئے
امیر و غریب ایک ہو گئے۔

”حضرت محمدؐ جس دلیں میں پیدا ہوئے وہ ذات پات کے بندھنوں میں
جکڑا ہوا تھا۔ عرب قوم اونچ نیچ کے جنجال میں پھنسی ہوئی تھی وہ ایک دوسرے
پر ذات کی وجہ سے گھمنڈ کرتے۔ دوسرے کو ذلیل و خوار سمجھتے۔ مگر حضرت
محمدؐ نے ایسا عمل قدم اٹھایا کہ تھوڑے عرصہ میں سب کو ایک کر دیا آقا و
غلام میں کوئی تمیز نہ رہی۔

میرا تو خیال ہے کہ آپ کا صرف یہی ایک کام ایسا ہے جس پر آپ کی
جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اگر آپ اور کچھ نہ کرتے صرف یہی کام اُن کو
دنیا کا ہمارے اور مصلح ثابت کرتے کے لئے کافی تھا۔

ذات پات کے بندھنوں کو توڑتا عرب جیسے وحشی انسانوں قبیلوں
کو ایک کر دینا کوئی آسان کام نہ تھا بلکہ پہاڑوں سے ٹکراتا تھا مگر آپ نے
یہ کام ایک تھوڑے عرصہ میں ہی کر دکھایا اور آپ کو اپنے مشن میں
عظیم الشان کامیابی نصیب ہوئی۔ میں ان کے اصول اور کارناموں کی

تعریف کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بیشک آپ نے غیر معمولی شجرتی سے کام لے کر عرب کی تاریک زمین میں ایک عظیم الشان انقلاب کر دکھایا۔

(رسالہ مولوی دہلی ۱۳۵۲ھ حصہ ۱۲۹)

اسلام میں رنگ و نسل کا
امیتا ز نہیں

جناب سرپرستی رٹے ٹاٹ ڈی ایس سی
ایڈیٹر گجراتی ایچ ڈی ال ال ڈی۔

”سب مذاہب سے زیادہ اسلام میں مساوات کا اصول پایا جاتا ہے۔ یہ ممکن طور پر سب انسانوں کو برابر بناتا ہے۔ اسلام قبول کرتے ہی تم میں اور کسی دوسرے مسلمان میں فرق نہیں رہ جاتا۔ اسلام میں رنگ کا کوئی امتیاز نہیں۔ اسی فراخ دل کی پالیسی کی وجہ سے اسلام نے بحران کابل کے کناروں سے لے کر اٹلانٹک کے کناروں تک تمام دنیا میں ترقی کی۔ ان دنوں جیسے دیکھا میں اسلام حیرت انگیز رفتار سے ترقی کر رہا ہے۔ اس کی ترقی کا باعث تلوار یا قرآن نہیں کیونکہ اس ملک میں کبھی کبھی مسلمانوں کا راج نہیں رہا بلکہ قرآن تعلیم کے ماتحت اس کی فراخ دل سب کے لئے برابری کی پالیسی ایسا ہی کی ترقی کا سبب بنی“

(رسالہ کوانٹی لاہور سے اخبار اردو بمبئی)

۳ اپریل ۱۹۳۸ء نے نقل کیا

اسلام کے دروازے سب کے لئے
کھلے ہیں۔ ہر انسان اسلام کے
ماتحت زندگی بسر کر سکتا ہے۔

مشرقی راج دید پندت
گرا دہریہ شاد شرم
میری رائے میں اگر

کسی مذہب کو اخوت باہمی اخلاق و تہذیب اور اتحاد کی دولت کثرت سے عطا کی گئی ہے تو وہ مذہب کا سردار اسلام ہے۔ اسلام کی فہمی، کشادہ دلی

اس کا امینازی نشان ہے وہ اپرو عزیز سب کو اپنے شفیق آغوش میں پناہ دیتا ہے اُس کے دروازے سب کے لئے کھلے ہوئے ہیں ہر خیال و رنگ کا انسان اس کے زیر سایہ آرام و راحت کی زندگی بسر کر سکتا ہے :-

(اخبار راجپوت جون ۱۹۳۳ء)

اسلام نے عورت کا مرتبہ بلند کر دیا | جناب حضرت راجندر راؤ لکھیم پور کھیری مینیجر ریاست بجن :-

”اسلام میں عورت کا مرتبہ بلند ہے صرف اسلام ہی ایک ایسا واحد مذہب ہے جس میں ہر ایک انسان بلا تفریق قوم برابر قرار دیا گیا ہے“
(رسالہ پیشوا - ربیع الاول ۱۳۵۱ھ)

عورت پر حضور کے احسانات | سوشیلابائی

”حضرت محمدؐ نے ایک سے زیادہ ایسے کام کئے ہیں، جن کی بدولت کمزوروں، بیگسوں کو ابھرنے ترقی کرنے کا موقع مل گیا۔ ایک فرقہ جس کی حالت قابلِ رحم تھی وہ عورتوں کا تھا۔ عورتوں کی حالت غلاموں سے بھی گئی گزاری تھی۔ مرد عزیز عورتوں کو انسان ہی نہ سمجھتے تھے۔ حضرت نے لوگوں کو بتایا کہ مرد و عورت انسانی جنس کے دو برابر کے حصہ دار ہیں اور مرد عورت کی اور عورت مرد کی زینت ہے :-“

(اخبار الامان ۷ جولائی ۱۹۳۳ء)

آپ روحانی پیشوا بھی تھے | کلا دیوی دینی لے بسنی ۔
اور جرنیل و کمانڈر بھی ۔ | لے لے عرب کے جہا پرش آپ یہ

ہیں جن کی شکست سے مورتی پوجا مٹ گئی اور ایشور کی بھگتی کا دھیان پیدا ہوا۔ بیشک آپ نے دھرم سبھوکوں میں وہ حالت پیدا کر دی کہ ایک ہی سکے

کے اندر وہ جرنیل کمانڈر اور چیف جسٹس بھی تھے اور آتما کے سدھار کا کام بھی کرتے تھے۔ آپ نے عورت کی مٹی ہوئی عزت کو بچایا اور اُس کے حقوق مقرر کئے۔ آپ نے اُس کی دکھ بھری ہوئی عزت کو بچایا اُس کے حقوق مقرر کئے۔ اس دکھ بھری دنیا میں شانتی اور امن کا پرچار کیا اور امیر و غریب سب کو ایک سبھا میں جمع کیا۔“

(اخبار الامان ۷ مارچ جولائی ۱۹۳۷ء)

”کیا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا اس عنوان پر صدر مکتبہ میں لکھی جا چکی ہیں اور ثابت کیا جا چکا ہے کہ حضور ختم مرتبت دوسری لہ افکار نے کسی ایک موقع پر بھی اپنی طرف سے جنگ کا آغاز نہیں فرمایا۔ بلکہ جب کفار و منافقین نے آپ کو تلوار اٹھانے پر مجبور کیا اُس وقت آپ نے تلوار اٹھائی مگر فقیہانِ ہوکر عدل و انصاف اعلیٰ اخلاق کامل تدبیر و سیاست کے ساتھ اپنے دشمنوں کو محنت فرمایا اور انھیں وہ حقوق عطا فرمائے جو اسلام سے قبل حاصل نہ تھے۔“

(مؤلف)

ذیل میں تلوار کے عنوان پر بعض بیانات پیش کئے جاتے ہیں :-

یہ غلط ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔	جناب پروفیسر رام دیو صاحب دی اے سابق پروفیسر گرڈکل کانگریسی ایڈیٹر
---	--

دیدک میگزین کے شعبہ کے وہ خاص خاص الفاظ جولاہور میں دیا گیا۔
 ”یہ غلط ہے کہ اسلام محض تلوار سے پھیلا یہ امر واضح ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے کبھی تلوار نہیں اٹھائی گئی اگر نہ سب تلوار سے پھیل سکتا ہے تو آج کوئی پھیلا کر دکھائے۔ حضرت محمدؐ نے عرب میں ایک قسم کا یقین بھر دیا تھا۔“

اس کی ایک مثال مٹینے۔ ایک غلام کو جو مسلمان ہو چکا تھا اُس کا آتا دھوپ میں بٹھا کر اُس کی چھاتی پر پتھر رکھ کر پوچھا کرتا تھا کہ بتا تو محمدؐ کو پھوڑے گا یا نہیں لیکن غلام صاف انکار کرتا تھا۔

اسلام تلوار کا نہیں بلکہ
امن کا پیغام ہے۔

جناب لالہ رام لال اور صاحب قائم مقام
ایڈیٹر اخبار تیج دہلی۔

”ہم نے تلوار کا چرچا بہت سنا ہے اور مثال کے طور پر جہاد کا مسئلہ ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے گویا کہ اسلام کی نشر و اشاعت اور اُنہیں کی بقا و ترقی کا انحصار تلوار پر ہے ایسا کہنا اسلام کی تردید کرتا ہے اس غلط اور شررا نیگز عقیدہ کے حامیوں نے حضرت محمدؐ کی زندگی کے واقعات کو بالائے طاق رکھ دیا ہے اور صداقت سے آنکھیں بند کر لی ہیں اسلام میں تلوار کی اتنی ہی جگہ ہے جو کسی مذہب میں ہو سکتی ہے۔ اسلام میں تلوار کا استعمال جائز ہے مگر صرف وہیں تک جو صداقت و سچائی کی حفاظت کیلئے ضروری ہے اسلام میں ان ذاتی صلیح درستی کی جگہ تلوار سے کہیں بالاتر ہے اسلام تلوار کا نہیں بلکہ امن کا پیغام ہے۔“ (رسالہ مولوی دہلی ربيع الاول ۱۳۷۷ھ)

اسلام کی رواداری کی مثال نہیں ملتی
جہاد میں نقصان نہ پہنچانے کا حکم

جناب لالہ دیش بندھو صاحب
ایڈیٹر اخبار تیج دہلی۔

”حضرت محمدؐ کی پوری زندگی میں کوئی ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ آپؐ نے کسی قوم کو قوم کسی ایک شخص کو، بجز مذہب میں داخل کرنا تو کجا کبھی کسی کو اس کی اجازت بھی دی ہو۔ خیر یہ تو مذہب میں داخل کرنے نہ کرنے کا معاملہ تھا۔ مسلمانوں کا سلوک غیر قوموں کے ساتھ اتنا روادارانہ رہا ہے کہ اس کی مثال کسی دور میں نہیں ملتی۔ اسلامی جہاد میں کو بری صورت میں پیش کیا

جاتا ہے اُس میں بھی یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب فوجیں بڑھیں تو راہ میں کسی کو نقصان نہ پہنچائیں۔ دشمن کو پناہ دینے میں بخل نہ کریں۔

عورتوں، بیماروں، بچوں، بوڑھوں، بیکاریوں سے تعرض نہ کریں یہ کتنے اعلیٰ کام ہیں۔ جنگیں ہمیشہ ہوتی رہیں گی مگر کسی قوم نے دشمن پر کبھی رحم نہیں کیا۔ رحم کیسا بلکہ پوری سنگدلی توٹا، جلایا، برباد کیا مگر حضرت محمدؐ کے وقت میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

اسلام نے امن و امان کے لئے
اپنی پوری قوت صرف کی۔
جناب مشر بلو سہاسے لی اے۔
اگر کسی مذہب نے اس و امان

کو اپنا فرض قرار دیا ہے اور اس کے قیام کے لئے پوری قوت صرف کی تو وہ صرف اسلام ہے۔

(رسالہ ایمان، ۸ مئی ۱۹۲۵ء)

بہنی نوع انسان اسلام کا
سرما یہ امتیاز ہے۔
مسز سروجنی نائیڈر
محمدؐ کے اس وطن نے مسلسل

بر حکومت کی اور مسیحی اسپین پر سات صدیوں سے زائد زمانہ تک کوس نبی الملک بجایا۔ لیکن انھوں نے کسی حالت میں بھی رعایا کے حق عبادت و پرستش میں دست اندازی نہیں کی وہ جیسائیت کا احترام اس لئے کرتے تھے کہ قرآن کریم انھیں غیر مسلموں سے رواداری کا برتاؤ کرتا سکھلاتا تھا دنیا کے بڑے بڑے مذہب کم و بیش ایثار علی النفس کی تعلیم دیتے ہیں مگر اسلام اس بارے میں سب سے آگے ہے۔ بنی نوع انسان کی خدمت اسلام کا سرمایہ امتیاز ہے۔ اسلام نے عالمگیر اخوت کا جو اصول دنیا کے سامنے پیش کیا دنیا اُسی اصول کی پیروی کرنے سے خوشحال ہو سکتی ہے۔

(اختیار اللہ ان وہیل ۷ ارجوئی مشیہ ۱۷)

روزہ غسل و وضو کا فلسفہ | جناب مشرٹی اسٹو ایم اے۔ میموریا۔

”اسلام کا دنیا کو سب سے بڑا تحفہ ایک خدا کی پرستش ہے اسلام خدا کو ایک ذات اور بلا شریک مانتا ہے۔ پانچ وقت کی نماز پڑھنا ہر مسلمان کا فرض ہے اسلام پاک وہ صاف کپڑوں، پاک جسم کے ساتھ عبادت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ بغیر وضو کے نماز جائز نہیں۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ آنکھ ناک بہت سے امراض ان کو قفس اور ناپاک رکھنے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ جسم کے لئے ایک دفعہ غسل کافی نہیں۔ چند گھنٹوں کے بعد وبائی امراض کے جراثیم جسم کے بدن پر آ بیٹھتے ہیں۔ خاص کر ان حصوں جو کپڑوں سے باہر رہتے ہیں وضو ان اعضاء کو پاک و صاف کرتا ہے۔

رمضان کے روزے رکھنا اُن سے روحانی و جسمانی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ بہت سے ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اکثر بیماریاں جسم کے اندر ایک قسم کے زہر جمع ہو جانے سے ہوتی ہیں ڈاکٹر ہدایت کرتے ہیں کہ ہر بیماری تین دن سے لے کر سات دن تک فاقہ کرنے سے اچھی ہو جاتی ہے اس حکمت کا نام ہماری طب میں قدرتی علاج ہے۔ اسلام نے اس علاج کو مذہب کا جز بنا دیا۔

(ایمان سٹی مشیہ ۶۹۳)

مذکورہ بالا بیان پر وہ حضرات خصوصی توجہ مبذول کریں جو پہلی عبادت اور وضو وغیرہ کا مذاق اڑاتے ہیں۔ حیرت و انسو سے ہے کہ آج اسلام کے نام نبیوں میں بھی ایسے افراد ہیں جو دین کی ہر بات کا استہزا اپنا کارنامہ سمجھتے ہیں جس دین نے طہارت و پاکیزگی صفائی کے بہترین طریقہ بتائے جس کی اچھائی کا غیر حقدار کہیں۔

اور اپنوں کو وہی بات عیب نظر آئے، کوئی استغیثہ کے ڈھیلے
 کا مذاق اڑاے اور کوئی قیام و نعوذ کا۔ مگر یاد رکھو قوت و حشمت
 اقتدار و سلطنت تخت و تاج عارضی ہیں مگر اسلام دوام رکھنا
 ہے۔ اس کے ارکان و عبادات عقائد و احکام باقی رہیں گے۔
 تم ملائیت کا نام لے کر اسلام کو جتنا چاہو بدنام کر لو مگر اسلام
 سربلند ہو کر رہے گا۔“

پیغمبر اسلام کا ظہور بنی نوع انسان
 کے لئے خدا کی رحمت تھا۔
 جناب مانگ تو مانگ صاحب

”حضرت محمدؐ کا ظہور بنی نوع انسان پر خدا کی ایک رحمت تھا۔ لوگ
 کہتا ہی انکار کریں مگر آپ کی اصلاحات عظیم سے چشم پوشی ممکن نہیں۔
 ہم بددلی لوگ حضرت محمدؐ سے محبت کرتے اور انکا احترام کرتے ہیں۔“
 (مبعوث اسلام ص ۱۱۱)

میں آپ کے شاندار کارناموں
 کی تحسین کرتا ہوں۔
 جناب یو کاؤنٹ صاحب
 بدھ لیٹڈ۔

”میں حضرت پیغمبر اسلام کو خراج عقیدت ادا کرتا ہوں اور کہتا ہوں
 کہ کوئی شخص جو حضرت پیغمبر اسلام کے حالات زندگی بڑھے وہ آپ کے شاندار
 کارناموں پر تحسین کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ حضرت کی زندگی از حد معروض
 زندگی نہی جو قابل تحسین کارناموں سے ہمراز ہے۔“

آنحضرت پاکیزہ زندگی کی بے نظیر مثال ہیں
 سکھ فضلاء کا خراج عقیدت۔
 جناب سردار
 جوند سنگھ جی
 دنیا میں آنحضرت

رسول عربی پاکیزہ زندگی کی بے نظیر مثال ہیں۔

مدینہ جولائی ۱۹۳۷ء

جناب سردار رام سنگھ صاحب آفریدی
اور مذہبی پیشوا تھے۔

آکر بڑے بڑے کاروائے نمایاں انجام دئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اعلیٰ درجہ کے ریفاہ اور اپنے وقت کے بڑے مذہبی پیشوا تھے۔ آپ نے عرب سے بہت پرستی کو دور کیا اور بہت سے کام آپ کی زندگی سے وابستہ ہیں۔ آپ نے عرب سے غلامی کی انسانیت سوز رسم کو مٹایا۔ اسلام کے پیروؤں کو تعلیم دی کہ غلاموں کو آزاد کرنا بڑا ثواب ہے۔ کوئی شخص پیدا نشی غلام ہوئے کی وجہ سے امام یا خلیفہ بننے سے محروم نہیں ہو سکتا۔ سب سے پہلے دنیا کو آپ ہی نے جمہوریت سے آشنا کیا اور وطن کے متعلق فرمایا کہ وطن کی محبت ایمان کی علامت ہے۔ وطن والوں سے محبت کرنا ایمان ہے۔ اور اہل وطن سے غداری یا نفرت یا ترک تعلق کرنا ناجائز ہے۔ اس تعلیم کا آپ نے یہودیوں، کافروں سے معاہدات کر کے اور ان سے محبت و رواداری کا سلوک کر کے مسلمانوں کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ قائم کر دیا۔

(رسالہ مولوی ربیع الاول ۱۳۵۱ھ)

جناب سردار کشن سنگھ صاحب

آپ کی شخصیت تمام انصاف پسند
مذاہب میں مقبول رہی ہے۔

”اس بعثت کے بعد صفحہ ارض پر ایک جدید تہذیب و ترقی کا ظہور ہوا۔ پھر زیادہ تعجب خیز امر یہ ہے کہ اس تہذیب کے بانی وہی لوگ تھے، جو کچھ دنوں پہلے بالکل وحشی تھے اور تہذیب کی ہوا ان کو نہیں ملے تھی وہ

لوگ دن و رات شرابیں پیتے آپس میں کشت و خون کے سوا اُن کا کوئی کام ہی نہ تھا۔ معمولی بات پر بھی قبیلے کے قبیلے کٹ مارتے۔ لڑکی کی ولادت کے بعد ہی اُس کا گلا گھونٹ دیا جاتا تھا۔ غلاموں، لونڈیوں کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کی کوئی حد نہ تھی۔ جہالت کی انتہا یہ تھی کہ دادا پر داد کا بدلہ پوتے پر پوتے سے لیتے تھے۔

ان حالات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کسی معمولی تعلیم کا اثر نہ تھا بلکہ حضرت محمدؐ کو خدا کی طرف سے خاص عطاوارہ ہدایتیں تھیں کہ باوجود غیر تعلیم یافتہ ہونے کے ایسی کایا پلٹ کر دکھائی کہ جس سے ہم یہاں مان لینے پر مجبور ہیں کہ حضرت محمدؐ ضرور ہندوگانِ خدا کی ہدایت کے لئے خدا کے بھیجے ہوئے تھے۔ حضرت محمدؐ کی شخصیت عظیم شخصیت تھی۔ چنانچہ ہمارے آقا سردار گورو نانک صاحب جن کی مذہبی رواداری اور بے لاگ انصاف پسندانہ تعلیم کو ایک دنیا نے مانا ہے۔ انھوں نے حضرت محمدؐ کی سیرت کے مطالعہ کے بعد اُن کی تعریف میں جو لکھا ہے وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت محمدؐ کی شخصیت دنیا کے تمام انصاف پسند اور غیر متعصب مذاہب میں پسندیدہ اور مقبول رہی ہے۔

انھوں نے فرمایا:-

دھشا نور محمدی دھشا بنی رسول

نانک قدرت دیکھ کر خودی گئی سب بھول

(اخبار خلافت ممبئی ۲۸ نومبر ۱۹۲۲ء)

مذکورہ بالا بیانات سبق آموز ہیں | یورپ اور ہندوستان کے زعماء و محققین کے جو اقوال قرآن مجید اور سیرت نبویہ

کے متعلق پیش کئے گئے ان میں ان لوگوں کے لئے جو شبانہ روز احادیث نبویہ

کا انکار کرتے رہتے ہیں بہت کچھ سبق موجود ہے۔ مقام حیرت ہے کہ غیر دریائے قرآنی اور تعلیمات نبوی کی گہرائیوں میں پہنچکر گوہر مراد پاتے ہیں اور نام کے مسلمانوں کو قرآن و حدیث کے انوار نظر نہیں آتے۔

حالات کا اقتضا ہے کہ ناقدین اور اہل علم کے طبقات میں باہمی مذاکرات کا سلسلہ قائم کیا جائے تاکہ اہل علم اور ناقدین اخلاق و محبت کے ساتھ تبادلہ خیالات کا سلسلہ شروع کریں اور اگر ان مذاکرات کا سلسلہ برپا نہ ہو محبت اور مسائل کو سمجھنے کے لئے کیا گیا تو ان مذاکرات کے نتائج محمود ہوں گے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب تک مسلمان قرآن حقائق کو بزبان رسالت سمجھنے کی کوشش نہیں کریں گے وہ صحیح ترقی کے منازل پر نہیں پہنچ سکتے۔

ہمارے نصاب تعلیم میں ابتداء سے لے کر آخر تک ایسی کتابیں رکھنی چاہئیں جو طلباء کو ہلکے اثرات سے محفوظ کر دیں۔ اور حضرات معلمین بھی کتاب و سنت کے اثرات کے تحت کام کریں تو ہمارے طلباء ذہنی و فکری اعتبار سے صحیح راستے پر گامزن ہوں گے۔ ہمارے طلباء کو مسائل دینی سیرت نبویہ معانی قرآن حکیم بتانے کے لئے اب ایسے علماء کی ضرورت ہے جو اسلام مقدس کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ علوم جدیدہ اور عصر حاضرہ کے مسائل سے بھی واقفیت رکھتے ہوں اور ان کی نظریں دنیا کے مذاہب پر بھی ہوں اور مختلف زبانوں میں تحریری و تعمیری کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

وقت کا اہم تقاضا ہے کہ ہماری حکومت حیدرآباد کے دارالترجمہ کی طرح تالیف و تصنیف کا ایک مستقل محکمہ قائم کرے جو متقدمین اور حالیہ زمانہ کے فضلاء و علماء و محققین کی معرکتہ الآراء تصانیف و تالیف کے تراجم کرتا ہے تاکہ مختلف علوم و فنون کے خزانے زبان اردو میں جمع ہو جائیں۔ اس دارالترجمہ کو محض تالیف و تصنیف کے کام پر ہی لگایا جائے۔ ملک کے تجربہ کار آزمودہ کار مصنفین اس ادارہ کو لائے جائیں۔

ہمارے ملک نے ۱۶ سال میں باوجود گونا گوں مشکلات کے کافی ترقی
کی ہے۔ ہزار ہا اسکول و کالج اور یونیورسٹیاں قائم کیں جن پر کمزوروں
روپیہ سالانہ خرچ ہو رہا ہے اور بعض فنون میں بھی ہمارا ملک خاطر خواہ
آگے بڑھ رہا ہے۔ اخبارات و جرائد و رسائل بھی بہتر سے بہتر خدمات
انجام دے رہے ہیں۔ لیکن تالیف و تصنیف کا معیاری کام ابھی ہمارے
یہاں نہ ہوتے کے برابر ہے۔ ہمارے پاس ایک ایسا جامعہ جو علوم عربیہ
قدیمہ کے ساتھ ساتھ علوم جدیدہ کی تعلیم دے اس کے فضلاء تمام مذاہب
اور ان کی زبانوں سے واقف ہوں اور دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچ کر
اسلام مقدس کو پیش کر سکیں موجود نہیں۔

عصر حاضرہ کا اقتضا ہے کہ ارباب حکومت اور ہمارے خواص و عوام
ان تعمیری ضروریات پر عملی اقدامات فرمائیں۔

کراچی میں حکومت نے کافی روپیہ خرچ کر کے ایک ادارہ تحقیقات
اسلامی کے نام سے قائم کیا اور اس ادارے کے اندر قدیم و جدید کتابوں
کا نادر ذخیرہ بھی جمع کر دیا۔ حکومت کی جانب سے اس ادارے پر
لاکھوں روپیہ سالانہ خرچ کیا جا رہا ہے۔ اگر ہماری حکومت چاہے تو اس
ادارے ہی کو تالیف و تصنیف کا بھی مرکز بنا سکتی ہے۔ اور اس ادارے
میں پاکستان و بیرون پاکستان کے فاضل مصنفین و مترجمین کو
ممتنع کیا جاسکتا ہے۔

ایک مصنف و مؤلف مضمون نگار مترجم کے لئے سب سے پہلے
کتابوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب ہمارے پاس اس ادارے میں نادر
سے نادر کتابیں بھی موجود ہیں تو حضرات مؤلفین کی دشواریاں باقی نہ
رہیں گی۔ پھر مؤلفین کو کتابیں لکھنے کے بعد فراہمی سرمایہ کی سب سے
بڑی دشواری لاحق ہوتی ہے۔

ادارہ تحقیقات اسلامی کے لئے ہماری حکومت دل کھول کر روپیہ خرچ کرتی ہے۔

شعبہ تالیف و تصنیف اور اس کے بہترین عملے کے لئے اپنے بیٹھ میں مزید اضافہ کر دے تو یہ ادارہ علمی اور تاریخی مذہبی، معاشرتی ہر صنف کی کتابیں ترجمہ کر کے ملک میں پھیلا سکتا ہے۔

اگر حکومت پاکستان ہماری اس تجویز کو قبول فرمائے تو پھر یہ ادارہ ہر طرف سے بہترین فضلا، علماء، مصنفین و مؤلفین اور ہر قسم کی اعلیٰ صلاحیتیں رکھنے والوں کو حیدر آباد کی طرح اس ادارے میں جمع کرے۔ ہماری یہ بھی رائے ہے کہ کتابیں لکھنے والے ترجمہ کے شعبہ میں کام کرنے والے مذہبی تاثرات رکھتے ہوں۔ اور وہ پاکستان قوم میں جو چیزیں پیش کریں اس میں بیخ پر بیان کریں جن سے پڑھنے والوں کے ذہنوں پر مذہب کے اچھے تاثرات پیدا ہوں۔

یورپ کے متعصبین اور دوسرے ملکوں کے ناقدین نے اسلام مقدس پر جو الزامات لگائے ہیں ان سب کا کٹل رو کیا جائے یہی دارالتصنیف تاریخ اسلام اور تاریخ مشاہیر اسلام کے عنوانات پر تاریخی کتابیں بھی مرتب کرے۔ اور یہ کتابیں اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں میں داخل فضا کی جائیں۔

صدر مملکت فیڈلڈ مارشل محمد ایوب خان صدر مملکت پاکستان کے زمانے میں بہت سے اچھے تعمیری کاموں کا آغاز ہو چکا ہے۔ ان کی توجہات سے جامع تعلیمات اسلامیہ کراچی، جامعہ اسلامیہ بھاولپور، جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میرا قائم ہو رہے ہیں۔

اسی طرح اگر نیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب ادارہ تحقیقات اسلامیہ میں تالیف و تصنیف کا بہترین شعبہ کھولنے کی طرف ادنیٰ توجہ

مبتدل فرمائیں تو حیدرآباد سے بھی زیادہ اچھا دارالترجمہ کھولا جاسکتا ہے۔ جس پر قوم ہمیشہ خراج تحسین پیش کرتی رہے گی۔

ہر ملک کے فضلاء ملایا مؤلفین، مصنفین، مترجمین اسی وقت پوری طرح اپنی صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہیں جب حکومت پشت پناہی کرے دارالترجمہ کا پروگرام جو اعلیٰ سے اعلیٰ پیمانے پر شروع کیا جائے اس کے لئے ایک مرد آہنی کی اعانت کی حاجت ہے۔

اگر تفہیم و تلاش کا سلسلہ شروع کیا جائے تو پاکستان کے مختلف حصوں میں حضرات علمائے کرام کی جماعتوں میں ہی اپنے اپنے دنگ کے بہترین مؤلف موجود ہیں۔ جن سے علوم القرآن، علوم نبوی فقہ و تفسیر کلام منطق کے بہت سے علوم پر کتابیں تیار کرائی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح مؤلفین، مصنفین بھی چوڑے مل سکتے ہیں۔

اگر شعبہ تصنیف و تالیف اور دارالترجمہ کا کام اعلیٰ پیمانے پر شروع ہو گیا تو ہمارا ملک بیرونی دنیا کی کتابوں کا محتاج نہ رہے گا۔ دارالترجمہ دنیا کے علوم و فنون کے تراجم زبان اردو میں جمع کر دے گا۔

بابائے اردو مولانا عبدالحق مرحوم کی صحیح یادگار جہاں اردو کالج ہے۔ وہیں ہم خیال کرتے ہیں کہ دارالترجمہ ان کی روح کو زیادہ سے زیادہ خوش کرے گا۔

اور ہم حیدرآباد کے جس دارالترجمہ کو یاد کر کے روتے ہیں اس کی صحیح یادگار قائم ہو جائے گی۔

میں نے اپنی اس چھوٹا سی تالیف میں جو حیل خانہ کی زندگی میں منجملہ دو تین کتابوں کے ایک ہے دارالترجمہ کی بحث کو منضبط کر دیا

جو بنظر ہر مہری کتاب سے بے تعلق بات ہے۔
 مگر میں چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں علمی و ادبی فنی، تاریخی
 تمام علوم و فنون کے خزانے جمع ہوں تاکہ ہم دنیا کو بتا سکیں کہ ہمارے
 ملک میں نئی اعتبار سے کیا کچھ ہو رہا ہے۔

فقیر محمد عبدالحامد القادری المبدی یونی
 صدر مرکزی جمعیت علماء پاکستان و رکن مشاورتی کونسل حکومت پاکستان۔



اس موضوع پر مزید تحقیق اور تفصیلی مواد کیلئے مندرجہ ذیل اداروں سے رابطہ فرمائیں۔

۱۔ ورلڈ اسلامک مشن پاکستان، 502-503، یونی شاپنگ سینٹر صدر کراچی۔

فون: 5676400

E-mail: wim@inet.com.pk

۲۔ اسلامک سینٹر بلاک بی، شارع محمد عبدالعلیم صدیقی، نارتھ ناظم آباد کراچی۔

فون: 6644156

WWW.NAFSEISLAM.COM

مولانا عبدالحمید الیوٹی کی مشہور تصنیفات

- ۱۔ صحیح احکام۔ شرکت ضمیمہ لاہور ۳۹۸ء، دسمبر ۱۹۵۵ء، (دوسرا ایڈیشن ضمیمہ القرآن پبلیکیشنز لاہور ۲۰۰۰ء)
 - ۲۔ اسلام پر نیر (انگریزی)
 - ۳۔ شرقی (علاقہ شرقی ہمالیہ) تحریک (کامیابی اور حال)
 - ۴۔ تاریخ کانگریس مطبوعہ ۱۹۳۸ء
 - ۵۔ استقلیت کے ضروری پہلو
 - ۶۔ مسئلہ ازدواج
 - ۷۔ دعوت عمل مطبوعہ اعظم اعظم پریس حیدرآباد دکن ۱۳۵۲ء
 - ۸۔ مشیر المجلد
 - ۹۔ اسلام کا معاشی نظام، مطبوعہ مرکزی دارالتصنیف کراچی ۷۳، ۷۴، ۷۵ء
 - ۱۰۔ فلسفہ عبادت اسلامی، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی ۷۳، ۷۴، ۷۵ء
 - ۱۱۔ اسلام کا ذرا معنی نظام، ایضاً
 - ۱۲۔ کتاب صفت غیروں کی نظر میں، ایضاً
 - ۱۳۔ تاثرات دورہ ممکن، ایضاً
 - ۱۴۔ درست سوچ، ایضاً
 - ۱۵۔ نظام عمل، (نیر ایڈیشن ۶۷ء) مطبوعہ مشہور پریس کراچی
 - ۱۶۔ تاثرات دورہ دور، مطبوعہ مرکزی ملائہ پاکستان کراچی
 - ۱۷۔ مالی قوانین
 - ۱۸۔ دیوان مصروف کی ترتیب
 - ۱۹۔ دانشوریم نور اسلام، مطبوعہ دارالتصنیف بدایوں
 - ۲۰۔ وفد جمہوری پروڈکٹ، مطبوعہ مجلس علمی وطنی
 - ۲۱۔ الجواب المصور (عربی)، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی
- میں میں سے اکثر کتب، عجم ترقی کارو محکمہ باقی اور دارالعلوم ندوۃ العلماء فیڈرل لی ایڈیٹنگ ۵ کراچی اور آئی کے پی جے صاحبزادہ محمد شاہد مامر قادری صاحب کے مکان، عجم کتب نمبر ۲ میں موجود ہیں۔

